Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

شمارہ 29

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

12 جمادی الثانی 1426 ہجری 19 وفا 1384 ہش 19 جولائی 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 16 جولائی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے متعلق آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے سے احباب کو نصائح فرمائیں۔ پیارے آقا کی صحت، تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دُعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس

ہر شخص جو دُنیا میں آتا ہے۔ اس کا فرض ہونا چاہئے کہ دھوکے اور خطرہ سے بچے پس گناہ کے نیچے ایک خطرناک اور تمام خطروں اور دھوکوں سے بڑھ کر ایک دھوکا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

’’میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ گناہ سے بچنے کی سچی فلاسفی یہی ہے کہ گناہ کی ضرر دینے والی حقیقت کو پہچان لیں اور اس بات پر یقین کرلیں کہ ایک زبردست ہستی ہے جو گناہوں سے نفرت کرتی ہے اور گناہ کرنے والے کو سزا دینے پر قادر ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو اور اُس کا کچھ اسباب متفرق طور پر پڑا ہو تو یہ کبھی جرات نہیں کرے گا کہ اسباب کا کوئی حصہ چرالے خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرک ہوں اور وہ کیسا ہی بدعادت کا مبتلا ہو، مگر اس وقت اس کی ساری قوتوں اور طاقتوں پر ایک موت وارد ہو جائے گی اور اُسے ہرگز جرآت نہ ہوسکے گی اور اس طرح پر وہ چوری سے ضرور بچ جائے گا۔ اس طرح پر ہر قسم کے خطا کاروں اور شریروں کا حال ہے کہ جب انہیں ایسی قوت کا پورا علم ہو جاتا ہے جو اُن کی شرارت پر سزا دینے کیلئے قادر ہے تو وہ جذبات اُن کے دب جاتے ہیں۔ یہی سچا طریق گناہ سے بچنے کا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرے اور اس کے جزا و سزا دینے کی قوت پر معرفت حاصل کرے۔ یہ نمونہ گناہ سے بچنے کے طریق کے متعلق خدا نے ہماری فطرت میں رکھا ہوا ہے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس اُصول کو آپ کے سامنے پیش کردوں۔ کیا عجب آپ کو فائدہ پہنچے اور چونکہ آپ سفر کرتے رہتے ہیں اور مختلف آدمیوں سے ملنے کا آپ کو اتفاق ہوتا ہے آپ ان سے اسے ذکر بھی کرسکتے ہیں اور اگر یہ طریق جو میں پیش کرتا ہوں۔ آپ کے نزدیک صحیح نہیں ہے تو میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ جس قدر چاہیں جرح کریں۔ یہ میری طرف سے آپ کو ایک تحفہ ہے۔ اور میں ایسے تحفے دے سکتا ہوں۔ ہر شخص جو دُنیا میں آتا ہے۔ اس کا فرض ہونا چاہئے کہ دھوکے اور خطرہ سے بچے۔ پس گناہ کے نیچے ایک خطرناک اور تمام خطروں اور دھوکوں سے بڑھ کر ایک دھوکا ہے میں آگاہ کرتا ہوں کہ اس سے بچنا چاہئے اور یہ بھی بتاتا ہوں کہ کیونکر بچنا چاہئے اگرچہ اس سے پہلے ایک اور مسئلہ بھی ہے جو خدا کی ہستی کے متعلق ہے مگر میں سردست اس کو چھوڑتا ہوں اور اس دوسرے مقصد کو لیتا ہوں جس کا ماحصل اور مدعا یہ ہے کہ ہر ایک آدمی بجائے خود نیک بننا چاہتا ہے اور نیکی کو اچھا سمجھتا ہے۔ اختلاف اگر ہے تو ان طریقوں اور حیلوں میں ہے جو نیکی کے حصول کیلئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مگر مشترک طور پر نفس نیکی کو سب پسند کرتے اور چاہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا کون پسند کرتا ہے۔ جذباتِ نفسانی سے بچنے کو اچھا کہتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود بدیوں کو بدی سمجھنے کے بھی ایک دُنیا ان میں گرفتار ہے اور گناہ کے سیلاب میں بہتی ہوئی جارہی ہے۔ میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ عیسائیوں نے انسان کو گنہگار زندگی کو ہلاک کرکے نیکی اور پاکیزگی کی زندگی کے حصول کیلئے یہ راہ بتائی ہے کہ مسیحؑ ہمارے لئے مرگیا اور ہمارے گناہوں کا بوجھ اس نے اٹھالیا اور اس کے خون سے ہم پاک ہوگئے، مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ کو بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ مسیحؑ کے خون نے یورپ کی حالت پر کوئی نمایاں اثر اور تبدیلی پیدا نہیں کی بلکہ ان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر نظر کرکے سخت افسوس ہوتا ہے اُن کی زندگی مرتاضانہ زندگی نہیں ہے بلکہ ایک آزادی اور اباحت کی زندگی ہے۔ کتنے ہی جو سرے سے خدا ہی کے منکر ہیں اور بہت ہیں جو خدا کو مان کر اور مسیحؑ کے خون پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اپنی حالت میں گرے ہوئے ہیں۔ شراب کی وہ کثرت ہے جو کئی کئی میل تک شراب کی دوکانیں چلی جاتی ہیں۔ اور نامحرم عورتوں کو شہوت کی نظر سے نہ دیکھنا تو کیا۔ ان کے دُوسرے اعضا بھی نہ بچ سکے۔ میں عیسائیوں تک ہی اس گناہ کے سیلاب کو محدود نہیں کرتا۔ میں صاف کہتا ہوں کہ اس وقت دُنیا کی ساری قومیں اس زہر کو کھارہی ہیں اور ہلاک ہورہے ہیں۔ مسلمانوں نے باوجودیکہ اُن کے پاس ایک روشن کتاب تھی اور اس میں کسی کے خون کے ذریعہ اُن کو گناہ سے پاک کرنے کا وعدہ دے کر آزاد نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن وہ بھی خطرناک طور پر اس بلا میں مبتلا ہیں۔ ہندوؤں کو دیکھو ان میں بھی یہی بلا موجود ہے۔ ☆☆☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں

یہی وہ اخلاق ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پاسکتا ہے

امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 جولائی 2005 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ○ (سورۃ المومنون آیت نمبر 8)

فرمایا آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے جس پہلو کو بیان کرنے لگا ہوں وہ امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی ہے۔ فرمایا آج ہر قوم و ملک اور طبقہ کے اندر کسی نہ کسی رنگ میں ان اخلاق کی کمی نظر آتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں لیکن جب اپنا مفاد سامنے ہو تو نہ امانت و دیانت رہتی ہے اور نہ عہد کی پابندی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اور اپنے اسوہ سے اپنی امت کو پابندی کے ساتھ ان اخلاق پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں اور یہی وہ اخلاق ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پاسکتا ہے۔ فرمایا جو آیت میں نے

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دَورہ جنوبی ہند ═ جیسا میں نے دیکھا

(1)

راقم الحروف کو یکم جون سے 20 جون تک جنوبی ہند کے صوبہ جات آندھرا پردیش، کیرلہ اور تامل ناڈو کے دورہ کا موقع ملا۔ آندھرا میں قریباً دس سال بعد اور کیرلہ و تامل ناڈو میں بیس سال بعد گیا تھا فطری بات ہے اتنے سال بعد بہت کچھ بدل جاتا ہے بچے نوجوان اور نوجوان بوڑھے سے نظر آنے لگتے ہیں۔ بیس سال قبل جو داڑھیاں سیاہ تھیں وہ سفید ہو چکی تھیں۔ خاص طور پر دیہاتوں میں بہت کچھ تبدیلیاں آئی ہیں کچی سڑکیں پختہ سڑکوں میں تبدیل ہو گئی ہیں سڑکوں کے اردگرد دور دور تک پھیلی ہوئی کانٹے دار جھاڑیاں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ ہم جنگل کے بیچ میں سے گزر رہے ہیں۔ اب کانٹے دار جھاڑیوں کی جگہ پختہ مکانات اور دکانوں نے لے لی ہے شمالی ہند کی طرح ہی گاؤں گاؤں میں سرکاری سکولوں کے ساتھ ساتھ انگریزی میڈیم کے نام پر پرائیویٹ اور مہنگے سکولوں کی بھر مار ہے۔

خاکسار مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت صف دوم کے ہمراہ قادیان سے یکم جون کو روانہ ہو کر ۳ جون کو حیدرآباد پہنچا محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت و نائب ناظر اصلاح وارشاد بھی کیرلہ کے دورہ سے آندھرا کے اجتماع میں شمولیت کیلئے حیدرآباد پہنچ گئے تھے چنانچہ اسی روز بعد نماز جمعہ ہم لوگ حیدرآباد سے چنتہ کنٹہ کیلئے روانہ ہوئے۔ جہاں ہم نے ۴ تا ۶ / جون مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماعات میں شمولیت کی۔ مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت آندھرا و چنتہ کنٹہ، مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب ناظم انصار اللہ آندھرا اور مکرم تنویر احمد صاحب قائد علاقائی آندھرا نے ان دو دنوں کو نہایت مصروف ترین بنا دیا تھا۔ ۴ کو تمام دن مجلس انصار اللہ کا اجتماع ہوا اور ۵ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوا جس میں شمولیت کیلئے مرکز احمدیت قادیان سے مکرم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ نائب صدر اور چینئی سے مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت تشریف لائے تھے ان اجتماعات کی خاص بات یہ تھی کہ محترم امیر صاحب آندھرا پردیش کی خصوصی توجہ سے ان میں امسال پہلی مرتبہ آندھرا پردیس کے نومبائعین نے شمولیت فرمائی تھی جنہیں اجتماع میں دیکھ کر اور ان کے پروگرام سن کر دلی مسرت ہوئی۔ اجتماع کے دو دنوں میں دیگر پروگراموں کے علاوہ پریس کانفرنس بھی منعقد ہوئی جس میں وہاں کے معروف تلگو روزناموں کے نامہ نگاروں نے شرکت کی اور جماعت کے متعلق فوٹوز کے ساتھ نہایت عمدہ خبریں شائع کیں ۵ جون کی رات چنتہ کنٹہ کے سرکاری سکول میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ چنتہ کنٹہ اگرچہ چھوٹا سا قصبہ ہے لیکن بفضلہ تعالیٰ یہاں تمام ضروری سہولتیں حاصل ہیں۔ احباب جماعت منظم ہیں خدام میں ایک جوش و جذبہ ہے۔ جس چیز نے میرے دل میں نیک گہرا اثر کیا وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے دوران نہایت منظم ڈھنگ سے پریس کانفرنس کا انعقاد اور پھر معاً بعد جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نہایت عمدہ رنگ میں تمام ضروری تیاریوں کی احسن تکمیل تھی جس سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ خدام نے انتظامی اُمور میں نہایت اچھی تربیت حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اجتماع کے بعد ۶ جون کو حیدرآباد کیلئے روانگی ہوئی حیدرآباد ایک وسیع اور روایتی انداز کا شہر ہے جو تقسیم ملک سے پہلے تک حکومت عثمانیہ کے زیر اثر رہا چنانچہ آج بھی آپ کو حیدرآباد کے سرکاری دفاتر میں عہدیداروں اور دفاتر کے نام عربی و فارسی طرز کے مل جائیں گے۔ یہ سب نام اور عثمانیہ یونیورسٹی اور عثمانیہ ہسپتال وغیرہ اگرچہ اب مکمل طور پر حکومت کے زیر انتظام ہیں لیکن صرف اپنے نام سے اس دور کی یاد دلاتے ہیں۔ البتہ اگر آپ حیدرآباد کے سالار جنگ میوزیم میں داخل ہو جائیں تو آپ کو یہ تاریخی عمارت اپنی گرفت میں لیکر وقتی طور پر ماضی کے دور میں داخل کر دے گی۔

حیدرآباد بھی اگرچہ اپنے کلچر کے لحاظ سے ایک الگ شان رکھتا ہے لیکن کھانے پینے پہناوے اور دیگر اُمور میں بہت تیزی سے یہ ہندوستان کے باقی صوبوں سے ملتا جا رہا ہے۔ اور یہ بات پورے ہندوستان میں ایک عام سی ہو گئی ہے کہ ہر جگہ آپ کو وہاں کے ایک مخصوص کلچر غذا اور عادات کے ساتھ ساتھ پورے ہندوستان کی ایک عمومی شکل بھی نظر آ جائے گی۔ باوجود اس کے آج بھی حیدرآباد کی بریانی اور گوشت کے اچار کا جواب نہیں۔

حیدرآباد میں ماشاء اللہ ایک بڑی جماعت ہے اور ان دنوں تین جگہوں پر نماز جمعہ ہوتا ہے جبکہ سکندرآباد شہر میں بھی نماز جمعہ کا الگ سے انتظام ہے جہاں مسجد نور تعمیر ہو چکی ہے۔

حیدرآباد اور اس کے اردگرد کی جماعتیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگاریں ہیں جہاں قادیان سے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وقتاً فوقتاً تشریف لے جاتے رہے اس اعتبار سے ابتدائی دور کے احمدیوں نے خاص طور پر صحابہ کرام کی نگرانی میں تربیت حاصل کی ہے اور بعد میں بھی وہاں ایسے وجود پیدا ہوئے جو اگرچہ تو بعد میں پیدا ہوئے لیکن بفضلہ تعالیٰ صحابہ کے مقام کو حاصل کیا۔ جن میں حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا نام سرفہرست ہے جن کے پوتے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مشہور ماہر فلکیات ان دنوں سکندرآباد کی جماعت کے امیر ہیں۔ /.

حیدرآباد کے محلہ فلک نما میں رات کے کھانے کے بعد محترم سید جہانگیر علی صاحب زعیم مجلس انصار اللہ حیدرآباد نے خواہش کی کہ ان کی نجی لائبریری کو دیکھا جائے خاکسار نے سوچا کہ ایک کمرہ میں ایک الماری میں چند کتب ہوں گی لیکن جب بالائی کمرہ میں گیا تو دیکھا کہ نایاب کتابوں سے سجی سجائی کئی الماریاں ترتیب وار اور مضمون وار قرینے سے رکھی ہیں اور باقاعدہ میز کرسیوں پر بیٹھ کر مطالعہ کا انتظام ہے انہوں نے بتایا کہ میں نے ذاتی محنت اور شوق سے یہ کتب اکٹھی کی ہیں اور جہاں کہیں کسی اچھی کتاب کے بارے میں علم ہوتا ہے وہ اب بھی اُسے اپنی لائبریری میں رکھنے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ حیدرآباد میں ان دنوں مکرم عارف قریشی صاحب امیر جماعت ہیں جو نوجوانوں کی طرح چست اور دینی کاموں میں پیش پیش ہیں ان کی خاص بات یہ ہے کہ اپنے کارکنوں کی حوصلہ افزائی بہت کرتے ہیں اور مالی قربانی میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ حیدرآباد کی ایک بدقسمتی یہ ہے کہ اس میں اب پہلے جیسی رواداری نہیں رہی بلکہ وہ فرقہ وارانہ فسادات کے ڈھیر پر ہے نوجوان نسل کے ہندو اور مسلمان دونوں ہی مشتعل طبیعتوں کے مالک ہیں بس تھوڑی سی چنگاری کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کا فائدہ اُٹھاتے ہیں سیاسی لوگ جو اپنے اپنے مفادات کی روٹیاں سینکتے رہتے ہیں۔ یہاں فرقہ وارانہ تناؤ ہندو اور مسلمانوں کے علاوہ مسلمانوں کے درمیان بھی ہے۔ دیوبندیوں اور بریلویوں کے علاوہ احمدیوں کے ساتھ بھی تحفظ ختم نبوت کے نام پر فساد جاری رہتا ہے یہاں کے علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی کر کے ہر وقت فضا کو خراب کرتے رہتے ہیں پوسٹر بازی اور جلسوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جس کے نتیجہ میں عرب ممالک سے اور بعض اُمراء سے اسلام کے نام پر بڑی بڑی رقمیں ٹھگی جاتی ہیں۔ لدھیانہ کے احراری جو پنجاب میں اب ناکام ہو گئے ہیں یہاں کے بعض شر پسندوں کو اپنے ساتھ ملا کر فضا کو مکدر کر رہے ہیں۔

حیدرآباد کے اردو اخبارات تو جماعت احمدیہ کے حوالے سے صحافت کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ اگرچہ اخبارات کی پیشانی پر غیرت سے بھرے ہوئے اور بہادری سے بھرپور اشعار لکھتے ہیں لیکن اس قدر بزدل ہیں کہ اکثریت سے ڈر کر اقلیت پر نہ صرف ظلم کو برداشت کر رہے ہیں بلکہ ظلم کے خون میں اپنے ہاتھوں کو بصد شوق رنگتے ہیں۔ یہ اخبارات جماعت کے خلاف تو مضامین شائع کرتے ہیں لیکن جب جماعت کی طرف سے اس کا جواب دیا جاتا ہے تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ قریباً روزانہ ہی یہاں اُردو اخبارات میں معاندین احمدیت کی رپورٹیں اور جھوٹی خبریں چھپتی رہتی ہیں۔ اردو اخبارات کا اخلاقی معیار اس قدر گرا ہوا ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ یہ کس منہ سے اپنے اخبارات میں اخلاقیات کا درس دیتے ہیں۔

حیدرآباد کے ایک روزہ قیام کے دوران خاکسار نے دیکھا کہ ایک اردو اخبار نے وہاں کے تلگو اخبارات کے متعلق یہی شکوہ کیا تھا کہ وہ مسلم خبروں اور رپورٹوں کو جگہ نہیں دیتے اور مسلمانوں کے مفادات کو نظر انداز کرتے ہیں خاکسار نے سوچا کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے والی کہاوت شائد ایسے ہی وقت کیلئے کہی گئی ہوگی۔ بہت بری حالت ہے ان اردو اخبارات کی جو اول تو صرف انگریزی اور تلگو اخبارات اور انٹرنیٹ کے مرہون منت ہیں دوسرے صرف سرکولیشن کی خاطر فحاشی و بے حیائی سے بھرے فلمی پوسٹر اور فوٹوز شائع کرتے ہیں اور مذہب کے کالموں میں تو بس عاملوں۔ جیوتشیوں اور اماموں کے اشتہارات کو شائع کر کے مذہب کی ایک بڑی خدمت سمجھتے ہیں جس میں عامل صاحب لڑکی کو قابو کرنے ساس کو اپنے بس میں کرنے اور خاوند کے ظلم سے بچنے کے جھوٹے نسخے بتانے کے دعوے کر کے معصوم مسلمانوں کو دو دو ہاتھوں سے ٹھگ رہے ہیں۔ حیرت ہے یہی وہ گمراہ لوگ ہیں جو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیکر خود اسلام کے ٹھیکیدار بنتے ہیں۔

ان ہی سوچوں میں الجھا ہوا تھا کہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب محترم سید جہانگیر علی صاحب اور محترم شکیل احمد صاحب ایک علمی ذوق رکھنے والے غیر احمدی دوست کے ساتھ تشریف لائے جن کا نام صابر علی صاحب ہے وہ نرم مزاج اور نرم گفتگو کرنے والے ہیں باتوں باتوں سے پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد وقت مانتے ہیں اور کسی بھی اسلامی فرقہ کو کافر کہنے کے خلاف ہیں۔ رسمی تعارف کے بعد انہوں نے بتایا کہ وہ خاکسار کے ایڈیٹوریل شوق سے پڑھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں لیکن انہیں شکوہ ہے کہ میرا قلم دیوبندیوں کے متعلق کچھ جذباتی ہو کر بہک جاتا ہے وہ بولے کہ آپ نے اپنے اداریہ ''جانوروں سے بھی گری ہوئی حرکت'' میں دیوبندی علماء کے متعلق سؤر اور بندر کے الفاظ استعمال کر دیئے ہیں خاکسار نے انہیں بتایا کہ جس واقعہ کی بناء پر میں نے یہ اداریہ لکھا ہے وہ سہارنپور کے گاؤں کی ایک احمدی عورت کی تدفین اور جنازے کے متعلق ہے جس کو ان دیوبندیوں نے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا تھا اور پھر ہندو بھائیوں کی مدد سے اس احمدی خاندان نے اپنی آبائی زمین میں اس مرحومہ کو دفن کیا تھا خاکسار نے ان کو بتایا کہ اداریہ خاکسار نے کسی کی رپورٹ پر نہیں بلکہ اس گاؤں میں حاضر ہو کر تمام حالات خود دیکھ کر لکھا ہے۔ کیا یہ جانوروں سے گری ہوئی حرکت نہیں اور پھر ان دیوبندی ملاؤں کو خاکسار نے اپنی طرف سے سؤر و بندر نہیں لکھا ہے یہ تو ایک حدیث کے حوالے سے لکھا گیا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے علماء کو سؤر و بندر فرمایا ہے اس پر صابر صاحب خاموش ہو گئے اور روئے سخن دوسری طرف پھیر لیا ان سے قریباً نصف گھنٹہ سلسلہ گفتگو چلا کہ خاکسار کے ساتھی نے بتایا کہ کیرلہ جانے والی ٹرین کا وقت ہو گیا ہے چنانچہ ہم نے جلد جلد ان سے اور باقی تمام چاہنے والوں سے وداع لی اور حیدرآباد سٹیشن کی طرف چل دیئے۔ محترم سیٹھ وسیم صاحب ناظم انصار اللہ آندھرا پردیش اور محترم مولانا مقصود احمد صاحب مبلغ سلسلہ اظہار محبت میں اسٹیشن تک ہمارے ساتھ آئے اور ٹرین کے چلنے پر ہی رخصت ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے وہی مسجد ایسی ہے جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کی مسجد کہلاتی ہے۔

جہاں ہر احمدی کو اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں ترقی کرنی ہوگی وہاں معاشرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں اور ہماری مساجد کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی جانے والی ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 17 / جون 2005ء بمطابق 17 / احسان۔ 1384 ہجری شمسی بمقام کیلگری۔ (کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا﴾ (سورۃ الجن آیت نمبر: 19)

اس آیت کا ترجمہ ہے یقیناً مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔ یہ ہے وہ تعلیم جس پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ اپنی مساجد کی تعمیر کرتی ہے اور اس میں عبادت کے لئے جاتی ہے۔ ہماری مساجد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ایک نشان ہوتی ہیں۔ اور ہونی چاہئیں اور اسی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل آپ کو، کیلگری جماعت کو، اپنی مسجد بنانے کی اللہ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ انشاء اللہ کل بنیاد رکھی جائے گی۔ اللہ کرے کہ آپ کو اس مسجد کی جلد سے جلد تکمیل کی بھی توفیق عطا ہو۔ اور اللہ کرے جن لوگوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ جلد ان وعدوں کو پورا کرسکیں اور جنہوں نے حصہ نہیں لیا وہ جلد اس میں حصہ لینے کی توفیق پائیں۔ اللہ کرے کہ اس مسجد کی تعمیر ان تمام دعاؤں سے حصہ لینے والی ہو اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والے اور اس میں نمازیں پڑھنے والے بھی ان تمام دعاؤں کے وارث ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے کی تھیں۔ آپ کی اولاد در اولاد اور آپ کی آئندہ نسلیں بھی تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس مسجد میں آنے والی ہوں اور آپ کی یہ مسجد بھی اپنے آقا اور مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں بنائی جانے والی مسجد میں شمار ہو جس کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی گئی تھیں۔ وہ ایسی بابرکت مسجد ہے کہ اس کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائے جانے کی گواہی خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ﴿لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ﴾ (سورۃ التوبہ: ۱۰۸) یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ وہ مسجد ایسی تھی کہ جس کی دیواریں کچی تھیں جس کی چھت کھجور کی خشک ٹہنیوں سے ڈالی گئی تھی اور جس کے فرش پر بارش کے موسم میں چھت ٹپک کر کیچڑ ہو جایا کرتا تھا۔ اور جب اس میں نمازیں پڑھنے والے تقویٰ شعار لوگ نمازیں پڑھا کرتے تھے تو ان کے ماتھوں پر کیچڑ لگ جایا کرتا تھا۔ لیکن وہ کیچڑ بھی ان کے تقویٰ پر ایک مہر ہوتا تھا۔ اس مسجد میں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے اور اللہ کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بیٹھ کر درس دیا کرتے تھے، درس سنا کرتے تھے۔ اور وہاں پر آنے والے نیک اور پاکباز لوگ وہ لوگ تھے جو اپنی نیکی اور تقویٰ کو بڑھانے کے لئے آتے تھے اور اس مقصد کے لئے بے چین رہتے تھے اور ان کی اسی ادا کو خدا تعالیٰ بھی پسند کرتا اور ان سے محبت کرتا تھا۔ کیونکہ وہ بے چین ہوتے تھے خدا کی عبادت کرنے کے لئے، کیونکہ وہ بے چین ہوتے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے جو کہ خدا تعالیٰ کا محبوب ترین نبی تھا۔ ان پاکباز لوگوں کی پاکیزگی کی گواہی خدا تعالیٰ نے یوں دی ہے۔ فرمایا ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ (سورۃ التوبہ: ۱۰۸) یعنی اس میں آنے والے ایسے لوگ ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ بالکل پاک ہو جائیں اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ پس اگر ہم نے مسجدیں بنانی ہیں اور یقیناً بنانی ہیں اور اگر ہم نے ان مسجدوں کو آباد کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کرنا ہے تو پھر ہماری مسجدیں بھی اس مسجد کی تتبع میں بنائی جانی چاہئیں اور بنائی جاتی ہیں جس کی بنیادیں تقویٰ پر تھیں۔ اور جس میں آنے والوں، عبادت کرنے والوں اور بیٹھنے والوں کا محور خدائے واحد تھا اور وہ لوگ خدائے واحد کے علاوہ کسی کو نہیں پکارتے تھے۔ مخفی شرکوں کو بھی انہوں نے اپنے سے کوسوں دور بھگا دیا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنے کے لئے بے چین اور بے قرار ہوتے تھے تبھی تو خدا تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکیزگی کی گواہی دی ہے اور ان سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن کیا خدا تعالیٰ کے یہ پیار کے اظہار انہیں لوگوں پر ختم ہو گئے ہیں؟ کیا خدا تعالیٰ کے خزانے محدود تھے کہ پہلوں پر آ کر ختم ہو گئے؟ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ کے خزانے تو لامحدود ہیں۔ پس جب اس کے خزانے لامحدود ہیں تو پھر آج بھی وہ انہیں تقسیم کر سکتا ہے اور کرتا ہے بشرطیکہ بندہ بھی ان شرائط پر عمل کرے، ان حکموں پر عمل کرے جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ خدائے واحد کو پکارے، ان مسجدوں کو اس کی عبادت کے لئے خالص کرے اور آباد کرے۔ اپنے اندر سے مخفی شرکوں کو ختم کرے۔ خدا تعالیٰ تو اپنے بندے کو دینے کے لئے بے چین رہتا ہے۔ یہ بندہ ہی ہے جو اس سے منہ موڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی طرف آنے والے بندوں کو دیکھ کر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی کہ ایک ماں اپنے گمشدہ بچے کے مل جانے پر خوش ہوتی ہے اور پھر اسے اپنے سینے سے لگاتی ہے۔

آج ہم احمدی جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے اور اس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہوئے ہیں اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں زمانے کے امام کو مان کر اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے پر پہلوں سے ملنے کی ضمانت دی گئی ہے۔ پس ان آخرین میں شامل ہونے کا فیض آپ تبھی اٹھا سکتے ہیں جب خدائے واحد کو پکارنے والے اور اس کے آگے جھکنے والے بھی ہوں گے۔ اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی زندگیوں کو بسر کرنے والے بھی ہوں گے اور حقوق العباد ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ آپ کی مساجد اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا درس دینے والی ہوں گی اور یہاں آنے والوں کی بے چین دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تڑپ بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اللہ کا خالص بندہ بننے اور تقویٰ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نیت کے ساتھ مسجد بنانے والے ہوں کہ اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنی ہے تاکہ اس ارشاد سے بھی حصہ لیں جس کا حدیث میں بھی ذکر آتا ہے۔

محمود بن لبید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مسجد نبوی کی تعمیر نو اور توسیع کا ارادہ فرمایا تو کچھ لوگوں نے اسے ناپسند کیا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ اس مسجد کو اس کی اصل حالت میں ہی رہنے دیا جائے۔ یہ سن کر آپ (حضرت عثمانؓ) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ۔ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔

(مسلم کتاب المساجد باب فضل بناء المساجد و الحث علیھا)

پس ہر احمدی کو یہ مقصد سامنے رکھنا چاہئے۔ جب مسجد کی بنیادیں اٹھائی جارہی ہوں تو یہ ذہن میں ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ جب یہ نیت ہوگی تو یہ نیت تقویٰ پر قائم دل کی ہی ہوسکتی ہے۔ اس کے لئے جب آپ مالی قربانی کر رہے ہوں گے تو آپ کے دل اللہ کے خوف سے بھرے ہوں گے اور مسجد کی تعمیر میں حصہ اس لئے نہیں لے رہے ہوں گے کہ فلاں نے اتنا چندہ دے دیا ہے تو میں بھی اتنا دوں۔ یہ مقابلہ اس لئے نہیں ہو رہا ہوگا کہ دوسرے کو نیچا دکھانا ہے۔ ہاں اگر مقابلہ کرنا ہے تو اس نیت سے ہوگا کہ نیکیوں میں سبقت لے جانی ہے، نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ہے۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے کے وہ نمونے قائم کرنے ہیں جو پہلوں نے کئے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں، نہ کہ اس لئے کہ منفی مقابلہ ہو۔ تو یہ منفی مقابلے تو تقویٰ پر بنیاد نہیں ہوسکتے۔ اس لئے جب خدائے واحد کا گھر بنانا ہے تو تقویٰ پر بنیاد رکھنی ہے، قربانیاں کرنی ہیں، تقویٰ پر قائم ہو کر کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے دل دیئے ہوئے ہیں جو تقویٰ پر قائم ہیں اور اس روح کے ساتھ مالی قربانی کرنے والے ہیں کہ خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔ کئی لوگ ملاقاتوں کے درمیان رو رو کر دعا کے لئے کہتے ہیں کہ ہمارا مسجد کے لئے اتنا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ جلد ادا کرنے کی توفیق دے۔ بلکہ یہ لوگ اظہار کرتے ہیں کہ جو جماعت نے ہم سے توقع کی ہے ہمیں اس سے زیادہ بڑھ کر ادا کرنے کی توفیق دے۔ تو یہ لوگ جو روتے ہوئے اپنے وعدے پورے کرنے کی فکر کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں ان کو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ دل دنیا کے دکھاوے کے لئے قربانیاں دینے والے دل ہیں۔ نہیں، بلکہ یہ لوگ وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ قربانیاں کر رہے ہیں اور جب تک اس سوچ کے ساتھ قربانیاں دیتے رہیں گے اس وقت تک آپ اور آپ کی نسلیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ٹھہرتی رہیں گی انشاء اللہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کی رضا حاصل کرنے اور تقویٰ پر قائم رہنے والوں سے محبت کرتا ہے اور ان کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرتا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات اور عمل سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ مسجدیں عمدہ اور مضبوط بنانا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے مطابق ہے۔ شروع میں حالات ایسے نہیں تھے کہ زیادہ مضبوط اور پکی مسجدیں بنائی جائیں۔ لیکن جب حالات بہتر ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی توسیع بھی کی اور اسے مضبوط بھی بنایا۔ لیکن بنیادی چیز تقویٰ ہے جسے ہمیشہ ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ یہ جو مسجد نبویؐ کی توسیع کی گئی تھی وہ بھی خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی گئی تھی اور تقویٰ کی بنیاد پر تھی۔

پس ہر احمدی ہمیشہ یہ بات ذہن نشین رکھے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتے رہیں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے اور یوں جنت کے وارث بھی بنتے رہیں گے۔ یہ جنت اس دنیا میں بھی ملے گی اور اگلے جہان میں بھی۔ ایک تو جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے مسجد کی تعمیر اللہ کی رضا کی خاطر ہو، دوسرے ان مسجدوں میں اللہ کی عبادت اور اس کا ذکر ہوتا رہے جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرا کرو تو وہاں کچھ کھا پی لیا کرو۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مساجد جنت کے باغ ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان سے کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا"۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنیٰ مع ذکرھا تماما)

الحمدللہ کہ آج (یا کل انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لیں، ویسے بھی جب ارادہ ہو جائے تب سے کام تو شروع ہو جاتا ہے) آپ بھی ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو رہے ہیں جو جنت کا باغ لگانے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ جلد سے جلد اس کی تکمیل کرسکیں اور یہ جنت کا باغ اپنی تمام تر رونقوں اور پھلوں کے ساتھ جہاں آپ کو فائدہ دے رہا ہو وہاں دنیا کو بھی نظر آئے۔ شروع میں مَیں نے عرض کیا تھا کہ جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے وہی مسجد ایسی ہے جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کی مسجد کہلاتی ہے۔ تقویٰ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت دلوں میں رکھتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا۔ اس کے احکامات میں اس کی عبادتوں کا بھی حکم ہے۔ اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا بھی حکم ہے۔ پس ہماری عبادتیں بھی اس وقت تک خالص نہیں ہوسکتیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ہماری قربانیاں بھی اس وقت تک قبولیت کا درجہ نہیں پاسکتیں جب تک ہم اللہ کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بھی نہ ہوں گے۔ رشتوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی نہیں ہوں گے۔ ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی نہ ہوں گے اور جب تک ہم اس سوچ میں اپنی زندگی گزارنے والے نہ ہوں گے کہ معاشرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔

پس جہاں ہر احمدی کو اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں ترقی کرنی ہوگی وہاں معاشرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں اور ہماری مساجد کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی جانے والی ہیں۔ اور ہمارے میناروں سے خدائے واحد کے حکم کے مطابق محبت کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے"۔ ایک مضبوط قلعہ ہے ہر فتنے سے بچنے کے لئے۔ "ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں"۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 342)

تو یہ ہے ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا، کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس سے محبت کا معیار اس قدر ہوگا کہ ذرا سی بھی جو بات اس کے احکامات کے خلاف ہے وہ دل میں خوف پیدا کردے تو تبھی دل برائیوں کے خلاف سخت ہوتا جائے گا اور اس سے بیزاری کا اظہار ہوگا۔ تقویٰ پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی اور چھوٹی چھوٹی نیکیاں بجالانے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا، کسی کو نیچا دکھانے کا، کسی کے خلاف چغلی کرنے کا، جھوٹی افواہیں پھیلانے کا کبھی دل میں خیال نہیں آئے گا۔

اس لئے آپؑ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ:

"تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی"، یعنی تکبر، اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرنا" مال حرام سے پرہیز" ان چیزوں سے پرہیز، یہ تین چیزیں یعنی تکبر سے بچے، خود پسندی سے بچے، حرام کا مال کھانے سے بچے۔ "اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 50۔ جدید ایڈیشن) یہ چیزیں ہیں جن سے بچتے رہو گے تو یہ تقویٰ ہے۔ تو دیکھیں جب انسان ایسی چیزوں سے بچ رہا ہوگا تو وہ یقیناً خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہوگا۔ اور یہ تقویٰ ہی اس کے لئے تعویذ بن جائے گا۔ بعض لوگ آتے ہیں کہ ہمیں کوئی خاص دعا بتائیں یا کوئی وظیفہ بتائیں جس سے ہماری مشکلات دور ہوجائیں۔ یہ باتیں بعض احمدیوں میں صرف اس لئے رائج ہیں کہ وہ بھی اس معاشرے کا حصہ ہیں اور پوری

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تعلیم ہے اس کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یا توجہ نہ دینے کی وجہ سے بعضوں میں فہم اور ادراک نہیں رہتا۔ یا بعض نئے احمدی ہوئے ہوتے ہیں ان میں بھی یہ باتیں ہوتی ہیں۔ اس معاشرے کے زیر اثر آ جاتے ہیں، ورنہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد صحیح طور پر اس تعلیم پر عمل کرنے والے بن جائیں تو یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی جو ادائیگی ہے وہی ان کے لئے تعویذ کا کام دے گی۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو بظاہر کہنے میں بہت چھوٹی ہے۔ جب حقوق اللہ ادا کرنے کی کوشش کریں اور باریکی میں جا کر حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش کریں، اپنے نفس کا جائزہ لیتے رہیں تو تب پتہ لگے گا کہ یہ چھوٹی باتیں نہیں، بہت بڑی باتیں ہیں۔ عبادتوں کا حق ادا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی نظر حاصل کرنے والے ہو جائیں گے۔ اور بندوں کے حق ادا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے ہو جائیں گے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے تو پھر وہ کون سی چیز رہ جاتی ہے جس کا انہیں ورد کرنے کی ضرورت ہو۔ وہ کون سا تعویذ ہے پھر جس کی انہیں ضرورت ہو۔ پس اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھائیں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ اور جب یہ حاصل کر لیں گے تو اللہ کے پیاروں میں شمار ہوں گے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں شمار ہوں گے تو اس کے فضلوں سے حصہ پانے والے ہوں گے اور وہ اپنی قدرت کے نظارے دکھائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ’’مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے‘‘۔ (ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 99۔ جدید ایڈیشن)

پس جب بھی اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے پہلے سے بڑھ کر اس کے حضور جھکنے والے بن جائیں۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ کامیابیاں آپ کو برائیوں کی طرف لے جانے والی نہ ہوں بلکہ تقویٰ میں بڑھانے والی ہوں۔ مالی کشائش اور آسودگی آپ کو تقویٰ میں بڑھانے والی بن جائے۔ آج کل دنیا کی ہوا و ہوس نے انسان کو اندھا کر دیا ہے۔ نیکی اور بدی کی کوئی تمیز نہیں رہی۔ ہمارے ملکوں میں چھپ کے برائیاں ہوتی ہیں، یہاں ظاہرا بھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہر جگہ ایک ہی حال ہے۔ ان حالات میں ایک احمدی کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اسی سورۃ میں، سورۃ جمعہ میں، جس کی ایک آیت کے کچھ حصے میں نے Quote کئے ہیں۔ جہاں آخرین والا حصہ Quote کیا تھا۔ اس میں آخرین سے پہلوں کے ساتھ ملنے کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی ذکر ہے کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو وقت کے نبی کو لہو و لعب کی خاطر اکیلا چھوڑ دیں گے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہیں کریں گے اور آپ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو نہیں مانیں گے۔ لیکن ہم جو احمدی ہیں ہم نے تو مسیح و مہدی کو مان لیا ہے، اس کے سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب بڑی فکر کے ساتھ اس دنیا کی چکا چوند سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرتے ہوئے اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل پیرا ہوں جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے۔ تا کہ اس فیض سے حصہ پانے والے ہوں جو آپ کی ذات سے وابستہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے وابستہ ہے۔ ورنہ مسجدیں تو اور بھی بنتی ہیں۔ بظاہر نیکیاں اور جگہ بھی ہو رہی ہوتی ہیں جن میں تقویٰ کی باتیں نہیں ہوتیں۔ بعض مساجد میں اللہ تعالیٰ کے حکموں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے نفی کی تعلیم دی جا رہی ہوتی ہے۔ پاکستان وغیرہ میں اکثر دیکھیں گے آپ وا یسا نظر آئے گا۔ اور یہ سب کچھ بھی خدا کے نام پر ہو رہا ہوتا ہے۔ عمارتوں کے لحاظ سے بھی جو یہ دوسرے مسجدیں بناتے ہیں، بہت اعلیٰ پائے کی بھی ہوتی ہیں۔ لیکن وقت کے امام کی نافرمانی کی وجہ سے وہ تقویٰ سے عاری ہوتی ہیں۔ اگر غور کریں تو دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ہم بھی اس رو میں نہ بہہ جائیں۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین اور ایمان ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں عبادت کرنے والے، مخلوق کے حق ادا کرنے والے اور تقویٰ پر قائم رہنے والے اور خلافت سے تعلق اور محبت رکھنے والے، اور اس کے لئے قربانی دینے والے انشاء اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہے گا جو ان چیزوں سے چمٹے رہیں گے اور کبھی وقت کے امام کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر کوئی بدقسمت ایمان کی حالت کے بعد جہالت کی حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے تو وہ اپنی بدقسمتی کو آواز دے رہا ہوگا۔

پس میں پھر آپ سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ آپ پر فضل فرمائے ہیں ان کا اظہار نیک اعمال کی صورت میں کریں۔ بعض دفعہ آسودگیاں برائیوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ ان سے بچیں اور تقویٰ پر قائم ہوں۔ ان کے اظہار اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی صورت میں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی صورت میں کریں۔ اپنی گزشتہ حالت پر بھی نظر رکھیں اور اپنے موجودہ حالت کو بھی دیکھیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں لا کر مالی لحاظ سے پہلی حالت سے کئی گنا بڑھا دیا ہے، بہتر حالت میں کر دیا ہے۔ یہ اپنے جائزے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے والے بنائیں گے۔ جب آپ اپنا اس نظر سے جائزہ لے رہے ہوں گے اور جب آپ شکر کریں گے، تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے فضلوں کی بارش کو مزید بڑھاتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ کہ اے لوگو! اگر تم شکر گزار بنے تو تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ پس جب تقویٰ پر چلتے ہوئے آپ اس شکر گزاری کے مضمون کو بھی ذہن میں رکھیں گے اور یہ شکر گزاری کے اظہار آپ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہوئے بھی کر رہے ہوں گے اور بندوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے بھی کر رہے ہوں گے، مسجد کی تعمیر میں اور دوسری مالی قربانیوں میں جب اللہ تعالیٰ کے اپنے پر فضلوں کا اظہار کر رہے ہوں گے اس کے حضور جھکتے ہوئے یہ محسوس کرتے ہوئے اپنی قربانیاں پیش کر رہے ہوں گے کہ اے خدا! تو ہی ہے جس کے آگے ہم جھکتے ہیں اور تو ہی ہے جس نے ہمیں اپنی پہلی حالت سے بہتر حالت میں کر دیا ہے۔ جو قربانیاں ہم پیش کرتے ہیں تیرے فضلوں کے مقابلے میں بہت حقیر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بہت بڑھ کر آپ پر انشاء اللہ فضل فرمائے گا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا، بہت سے ایسے ہیں جو اس اظہار کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ جو نہیں کرتے ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ یہ نسخہ آزمائیں۔ تقویٰ پر قدم ماریں عبادتوں کے حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اپنے پر اس کے فضلوں کے حساب سے کریں۔ پھر اس کے فضلوں کو مزید اپنے پر برستا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے شکر اور تقویٰ کے معیار کو بڑھاتا چلا جائے۔

یہ مسجد جو آپ بنا رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کا باعث بنے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ اگر جماعت کو بڑھانا ہے تو جس جگہ بڑھانا چاہتے ہو اس شہر یا قصبہ میں مسجد بنا دو۔ تو یہ مسجد تو انشاء اللہ لوگوں کی توجہ اور دلچسپی کا باعث بنے گی لیکن یہ دلچسپی لوگوں کی توجہ آپ کی طرف، احمدیت کی طرف اور اسلام کی طرف تبھی ہوگی جب آپ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے، آپ کے قول و فعل ایک دوسرے سے ٹکراتے نہ ہوں گے۔ جیسا کہ میں بڑی تفصیل سے پہلے کہہ آیا ہوں کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ حقوق العباد کے معیار بلند کریں۔ یہ چیز یہ جہاں آپ پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ڈال رہی ہوں گی وہاں اس علاقے میں احمدیت کا پیغام بھی پہنچانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔ پس اس نیت سے بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ جو مالی قربانی میں زیادہ بڑھ نہیں سکتے وہ اپنے نفس کی اصلاح میں تو بڑھ سکتے ہیں۔ وہ اپنی عبادتوں کے معیار میں تو بڑھ سکتے ہیں۔ وہ علاقے میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش میں تو بڑھ سکتے ہیں۔ شہر میں اگر کوئی زیادہ مذہب کی طرف توجہ نہیں دیتا تو ارد گرد کے علاقوں میں نکل جائیں۔ علاقے کے لوگ بڑے دوست دار ہیں، ملنے جلنے والے ہیں۔ ہر طبقے کے احمدی بوڑھا، بچہ، جوان، عورتیں اگر سنجیدگی سے اس طرف توجہ کریں تو جماعت کا کافی تعارف ہو سکتا ہے۔ اور یہ تعارف ہی بعض نیک روحوں کو جماعت کی طرف لے آنے کا باعث بنے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں یہاں بھی اور وینکوور میں بھی اور جگہ بھی جہاں مساجد بن رہی ہیں علاقے میں آپ کے تعارف، احمدیت اور اسلام کے نفوذ کا باعث بنیں گے۔ خدا کے نبی کے منہ سے نکلی ہوئی بات ہے کہ مسجدیں بناؤ اور جماعتیں بڑھاؤ۔ تو وہ تو انشاء اللہ پوری ہوگی۔ بشرطیکہ ہم ایک توجہ کے ساتھ، ایک لگن کے ساتھ کوشش کریں۔ لیکن بنیادی بات یاد رکھیں جس پہ ساری بنیاد ہے کہ تقویٰ کو قائم کریں اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے تمام عملوں کو ڈھالیں۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے۔ اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے۔ اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں۔ مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس

جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾"۔ یعنی یاد رکھ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا ہوا ہو اور جو نیکوکار ہوں۔

فرمایا کہ " خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے، سمندر میں طوفان آ گیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا۔ اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں۔ دیکھو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ دیا ہے۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار مگر دلھوان میں غافل عورتیں بھی ہیں، مختلف طبائع اور حالات کے انسان ہیں۔ خدانخواستہ اگر ان میں سے کوئی طاعون سے مر جاوے یا جیسا کہ بعض آدمی ہماری جماعت میں طاعون سے فوت ہو گئے ہیں تو ان دشمنوں کو ایک اعتراض کا موقع ہاتھ آ گیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ﴾"۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا، ظلم سے ملا نہیں دیا۔ ایمان لانے کے بعد پھر تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ فرمایا " بہرحال جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونے کا اثر ہم پر پڑتا ہے۔ اور لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس اس واسطے ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو۔ جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا۔ ﴿یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ﴾"۔ یعنی جو کچھ کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ ایسے بننا پڑے گا۔ تو " فنافی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا۔ چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد، بیوی بچوں، خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔ مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْھُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرَاتِ﴾"(سورۃ الفاطر: ۳۳) کہ بعض تو ایسے ہیں جو اپنے نفس پہ ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ہیں وہ جو درمیانی چال چلنے والے ہیں اور بعض نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ہیں۔ فرمایا کہ " پہلی دونوں صورتیں، صفات جو ہیں ادنیٰ ہیں۔ سابق بالخیرات بننا چاہئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہرنا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو۔ مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا۔ اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آخرکار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے"۔ بعض جو مرتد ہوتے ہیں دیکھ لیں اسی لئے کہ اپنی نیکیاں خود نہیں کر رہے ہوتے، کبھی پوچھو تو نماز پڑھی نہیں ہوتی، لیکن جماعت پہ اعتراض ہوتا ہے۔ " اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہو جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 456-455 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق تقویٰ پر چلنے والا بنائے۔ ہم اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے والے ہوں اور نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں۔ آمین

بقیہ: رپورٹ دورہ مشرقی افریقہ
از صفحہ 16

اس کی نشان دہی کی گئی ہے اور اس علاقائی نشان میں ایک طرف North اور دوسری طرف South لکھا ہوا ہے۔ یعنی یہ وہ جگہ ہے جہاں دنیا کے شمال وجنوب آپس میں ملتے ہیں۔

سفر کے دوران اس جگہ پر حضور انور کچھ دیر کے لئے ٹھہرے۔ اس موقع پر قافلہ کے ممبران اور ساتھ آنے والے خدام اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد آگے روانگی ہوئی۔

Masaka میں ورود

اور استقبالیہ تقریب سے خطاب

گیارہ بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس مساکا پہنچے جہاں احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اور اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں بھی استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد تین بچوں پر مشتمل گروپ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مساکا زون کے صدر جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے چیئرپرسن سنٹرل ڈویژن مساکا نے حضور انور کو مساکا آنے پر خوش آمدید کہا اور کہا کہ آج ہم آپ کا اپنے علاقہ میں استقبال کر کے بہت خوش ہیں۔ ہم سب یہاں مل کر کام کرتے ہیں۔ ہمارے جماعت احمدیہ سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد مساکا کے میئر کے نمائندہ نے اظہار خیال کیا اور حضور انور کو مساکا کے میئر اور اس شہر کے باشندوں کی طرف سے خوش آمدید کہا اور جماعت کے کاموں کی تعریف کی۔ آنے والے مہمانوں میں اس علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ تھے۔ انہوں نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ یہ شہر مساکا زون کا ہیڈکوارٹر ہے۔ ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر بے حد خوش ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس علاقہ میں بھی آپ کے سکول اور ہسپتال قائم ہوں۔ ہم آپ کی آمد پر بے حد خوش ہیں خدا تعالیٰ آپ کو خیریت سے حفاظت سے واپس لے جائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ اس شہر مساکا میں کئی قسم کے مذہبی گروپ، فرقے رہ رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود محبت، بھائی چارے اور امن کی فضا ہے جیسا کہ احمدیہ کمیونٹی کے صدر جماعت نے بتایا ہے۔ یہ محبت، بھائی چارہ اور امن اس اجتماع سے ظاہر ہو رہا ہے جس میں مختلف مذہبی گروپس کے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ اور آج جو محبت آپ نے دکھائی ہے یہ حقیقتاً ظاہر کرتی ہے کہ آپ کے دلوں میں نیکی اور اخلاص ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں صرف یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اس رویہ اور اخلاق اور اعلیٰ کردار کو اسی روح کے ساتھ جاری رکھیں تاکہ مستقبل کی نسل اسی ماحول میں پروان چڑھے اور ان کو محبت، امن اور بھائی چارہ کا ماحول ملے۔ اس طرح مستقبل کی جنریشن ملک کی خیرخواہ شہری ہوگی۔ ایک دوسرے کے ساتھ امن سے ساتھ رہیں گے اور محبت اور بھائی چارہ کا پیغام پھیلے گا اور اس طرح یہ لوگ ملک کے، قوم کے سچے خادم اور حقیقی مخلص لیڈر ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے کہ آپ اسی طرح اکٹھے محبت و پیار کے ساتھ اور بھائی چارہ کے ساتھ رہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں ایک دفعہ پھر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ مجھ Receive کرنے آئے ہیں۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو انہوں نے مجھے دیا ہے۔ اللہ آپ سب کو اس کی جزا دے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ دعا کے بعد آنے والے مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مشن ہاؤس اور مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔

یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور نے ڈاکٹر محمد دین صاحب مرحوم کی قبر پر دعا کی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی قبر مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ کے ایک حصہ میں ہے۔ مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے یہ وسیع قطعہ زمین ڈاکٹر صاحب مرحوم نے جماعت کو عطیہ میں دیا تھا اور پھر اس پر تعمیر ہونے والی مسجد کا خرچ بھی برداشت کیا تھا۔ مرحوم نے 1972ء میں وفات پائی۔ اس موقع پر ڈاکٹر صاحب مرحوم کا بیٹا اور ان کے بچے موجود تھے۔ ان سب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

Kyaniale میں مسجد کا افتتاح

اور حاضرین سے خطاب

یہاں سے 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Kyaniale قصبہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مساکا سے Kyaniale کا فاصلہ آٹھ کلو میٹر ہے۔ اس علاقہ میں جماعت کو ایک بلند جگہ پر مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ مسجد ایک بلند ٹیلہ پر ہے اور اردگرد کے علاقہ سے نظر آتی ہے۔ اس علاقہ میں سڑکیں کچی ہیں اور ناہموار ہیں جن پر سفر کرنا آسان نہیں ہے۔

حضور انور سوا بارہ بجے یہاں پہنچے تو احباب جماعت نے بڑے والہانہ انداز میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ سب احباب اور بچے اپنے ہاتھوں میں جھنڈے پکڑے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ اور بلند آواز سے نعرے بلند کر رہے تھے۔ حضور انور نے سب سے پہلے مسجد کا افتتاح فرمایا اور مسجد میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اس کے بعد استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں استقبالیہ نظم پڑھی۔ حضور انور نے ان سب کو قلم عطا فرمائے۔

اس کے بعد اس علاقہ میں متعین معلم نے مسجد کی تعمیر کے بارہ میں رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ کس طرح جماعت نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اور مالی قربانی کی ہے۔

اس کے بعد اس علاقہ کے چیئرمین نے اپنے ایڈریس میں اس علاقہ کے لوگوں کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے ممبران دوسرے مذاہب اور فرقوں کے ساتھ مل کر، ایک ہو کر اور ہاتھ میں ہاتھ ملا کر کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہاں جماعت احمدیہ ابھی چھوٹی ہے لیکن ہر ایک کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔

چیئرمین نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ یہ بات ہمارے لئے بہت سعادت ہے کہ آپ جیسا شخص ہمارے پاس دور دراز کے علاقہ میں آیا ہے۔ جب کہ اس Calibre کے لوگ یہاں نہیں آتے۔ آج ہم بے حد خوش ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ایک پرائمری سکول بھی ہے۔ چیئرمین کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:۔

میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں تمام معزز مہمانوں، بہنوں اور بھائیوں کو السلام علیکم کہتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا مساجد جو تعمیر کی جاتی ہیں ان کے متعلق یہی تصور کیا جاتا ہے کہ وہ ایک امن اور محبت کا پیغام پہنچانے کا نشان ہیں اور اس محبت کے ساتھ ساتھ سب سے بڑی جو چیز ہے وہ یہی ہے کہ اس میں ایک خدا کی عبادت کی جائے۔ اس لئے سب سے پہلے میں احمدی احباب کو کہتا ہوں کہ اس مسجد کو نمازیوں سے بھر دیں جس کا میں نے ابھی افتتاح کیا ہے۔ یہاں پانچ وقت

اللہ کی عبادت کے لئے نمازیوں کو آنا چاہئے۔ دوسرے یہاں سے ہمیشہ پیار و محبت اور امن کا نعرہ بلند ہونا چاہئے اور اس سے بڑا کوئی پیغام یا کوئی نعرہ نہیں ہے جو ایک احمدی کو لگانا چاہئے اور دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد یہ سب سے بڑا مقصد ہے جو ایک احمدی کا ہونا چاہئے کہ یہاں سے امن و پیار اور بھائی چارہ کا پیغام پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری مساجد ہمیشہ ہر اُس آدمی کے لئے کھلی ہیں جو خدا کی عبادت کرتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کس مذہب سے اس کا تعلق ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے تعارفی خطاب میں ہمارے معلّم صاحب نے اس مسجد کا نام رکھنے کی بھی درخواست کی تھی۔ تو میں اس مسجد کا نام "مسجد بیت الھدیٰ" رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس علاقہ میں روشنی پھیلانے اور ہدایت پھیلانے کا ذریعہ بنائے اور اس علاقہ کے لوگوں کے لئے یہ مسجد امن اور محبت کا نشان قرار پائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کے چیئرمین نے اس علاقہ کی بعض ضروریات کا ذکر کیا ہے۔ جماعت کی نیشنل انتظامیہ اس بات کا جائزہ لے گی کہ کس حد تک ان کی مدد کی جاسکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں علاقہ کے لوگوں کو بھی یہی کہنا چاہتا ہوں کہ والدین اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ جو بچہ بھی اس علاقہ کا اعلیٰ نمبر لے کر سیکنڈری سکول پاس کر لیتا ہے اور یونیورسٹی میں داخلہ لے لیتا ہے اس کو اگر کوئی مالی مسئلہ ہو اور مدد کی ضرورت ہو تو جماعت اس کو یونیورسٹی میں تعلیم دلوانے میں مدد کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے تمام لوگوں کو محبت و پیار اور امن سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ ایک بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے Kabale کے سفر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں سے Kabale کا فاصلہ 55 کلومیٹر ہے۔

راستہ میں جماعت نے چومبیرا کے مقام پر "Motel Highway" میں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور یہاں پہنچے اور پھر یہاں سے اڑھائی بجے آگے روانگی ہوئی۔ Kabale تک پہنچنے کے لئے دس کلومیٹر کا راستہ کچا اور گرد آلود ہے۔ یہ سفر مسلسل اس طرح بلند ہوتے ہوئے گرد و غبار میں طے ہوا کہ نہ اگلی گاڑی نظر آتی تھی اور نہ پیچھے آنے والی گاڑی نظر آتی تھی۔ بعض دفعہ رُک رُک کر چلنا پڑتا تھا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ گاڑی سڑک کے اوپر ہی ہے۔

Kabale میں وُرُود

اور استقبالیہ تقریب میں خطاب

تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Kabale پہنچے جہاں اس علاقہ کے احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ احباب مسلسل نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے اور ہر طرف خوشی و مسرت کا سماں تھا۔

ایک کھلی جگہ پر شامیانے لگا کر استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ تین بجکر 35 منٹ پر حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد اس علاقہ کے مبلغ سلسلہ محمد علی کائرے صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور ان کا لوگنڈا زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد علاقہ کے چیئرمین نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو اس علاقہ کے لوگوں کی طرف سے خوش آمدید کہا اور احمدیہ مشن کی تعریف کی اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ چیئرمین نے کہا کہ آج کا یہ دن کبھی بھلایا نہیں جاسکتا کیونکہ خلیفۃ المسیح آج ہمارے ہاں موجود ہیں۔ ہم آج کے دن کو یاد رکھیں گے۔ ہم خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کو پاکستان بھی لے کر جائے۔

اس کے بعد بچیوں کے مختلف گروپس نے سٹیج کے سامنے آکر استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ حضور انور نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا سب سے پہلے تو مَیں چیئرمین صاحب LC3 کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے صحیح طریق سے میرا نام لیا ہے کیونکہ اب تک بعض مہمان مقررین نے میرا نام اس طرح پکارا ہے جس کا مجھے خود بھی پتہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک پرائمری سکول کی تعمیر کا سوال ہے۔ عمارت کی کافی بری حالت ہے۔ انشاء اللہ اس کی مرمت کا کام کروایا جائے گا اور دروازے کھڑکیوں اور پلستر وغیرہ کا کام مکمل کروایا جائے گا۔ اس سکول میں 600 طلباء ہیں اور سات کلاس روم ہیں یہ بھی تھوڑے ہیں۔ انشاء اللہ اس سال دو مزید کلاس روم بن جائیں گے اس کی منظوری دیتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک ہیلتھ سنٹر یا سیکنڈری سکول کا تعلق ہے یہاں جماعت کی نیشنل انتظامیہ اس کا جائزہ لے کہ ہیلتھ سنٹر اور سیکنڈری سکول کے قیام کے یہاں کیا امکانات ہیں۔ اس جائزہ کے بعد ہی کوئی فیصلہ کروں گا۔ اگر رپورٹ حق میں ہوئی تو انشاء اللہ کھولے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک بچوں کی تعلیم کا سوال ہے سب والدین کو خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی، عیسائی ہوں یا دوسرے فرقوں سے ان کا تعلق ہو سب کو کہتا ہوں کہ اگر ترقی کرنی ہے تو بچوں کو تعلیم دلوائیں۔ کیونکہ بچوں کی تعلیم کے بغیر کوئی ضمانت نہیں کہ آزادی سے زندگی بسر کر سکیں۔ ایسے تمام بچے جو ہوشیار ہوں اور ٹاپ کر رہے ہوں وہ مالی کمزوری کی وجہ سے سیکنڈری سکول میں نہ جا سکیں یا بعض سکول پاس کرنے کے بعد یونیورسٹی میں نہ جا سکیں تو ان کو تعلیم دلوائی جائے گی۔ یہ جماعت کا کام ہے۔ خواہ احمدی ہوں یا دوسرے مذہب کے ہوں اس میں کوئی تخصیص نہیں کی جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا پس والدین خاص طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف بہت توجہ دیں کیونکہ آئندہ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے امید ہے جو بچے یونیفارم میں میرے سامنے کھڑے ہیں ان میں سے سارے ہی ایسے نکلیں گے جو یونیورسٹی پاس کرنے والے ہوں گے اور ملک کی خدمت کریں گے اس لئے یہ بچے عہد کریں کہ ہم نے پڑھنا ہے اور یونیورسٹی پاس کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدی آبادی یہاں تھوڑی ہے ان کو میں کہتا ہوں کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ خدا نے آپ کو اس لئے نہیں بھیجا کہ یہاں آئیں کھائیں پئیں اور چلے جائیں۔ بلکہ آپ کی پیدائش کا بہت بڑا مقصد خدا کی عبادت کا ہے اس لئے اپنی مسجد کو آباد رکھیں اور پانچوں وقت یہاں نمازیں ادا کرنے کے لئے آیا کریں اور انہی عبادتوں کی وجہ سے خدا آپ پر فضل فرمائے گا اور آپ کے اندر جہاں اخلاقی طور پر بہتر حالت ہوگی خدا آپ کو دنیاوی طور پر بھی نوازے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہر احمدی کا یہ معیار ہونا چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق میں وہ سب سے آگے ہو۔ جہاں بھی احمدی رہتا ہو اس علاقہ کے لوگ گواہی دیں کہ اس میں پاک تبدیلی ہے اگر کوئی فیصلہ کروانا ہو تو لوگ اس احمدی کے پاس آئیں اور گواہی دیں کہ یہ سچا آدمی ہے اور صاف گو ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب آپ عبادتوں کے معیار بلند کریں گے اور اخلاق میں اچھے ہوں گے تو یہ اس علاقے میں پیغام پہنچانے کا بہت اچھا ذریعہ ہوگا۔ اس لئے ہر احمدی کو خاص طور پر اور دوسروں کو بھی کہتا ہوں کہ اس معاشرہ میں رہتے ہوئے محبت و پیار کی فضا پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جب آپ لوگ ایک ہو کر چلیں گے تو آپ لوگ نہ صرف اپنے علاقے کی بہتری کے سامان پیدا کر رہے ہوں گے بلکہ ملک کے لئے بھی بہتر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ چار بجکر دس منٹ پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

چار بجکر بیس منٹ پر یہاں سے کمپالا (Kampala) کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر راستہ میں چومبیرہ کے مقام پر "Motel Highway" میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا اور چائے وغیرہ نوش فرمائی۔

اس کے بعد یہاں سے کمپالا کے لئے روانگی ہوئی اور رات ساڑھے آٹھ بجے Hotel Africana آمد ہوئی۔ آج کے بھی سارے سفر میں پولیس کا مکمل اسکواڈ ساتھ رہا۔ پونے نو بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد کمپالا میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

24 مئی 2005ء بروز منگل:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائی۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

صبح آٹھ بجکر چالیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے باری باری تمام عہدیداران کا تعارف حاصل کیا اور ہر ایک سے اُس کے شعبہ کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان کی کارگزاری کا بڑی تفصیل سے جائزہ لے کر ساتھ ساتھ سب کو ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

حضور انور نے چندوں کے معیار اور بجٹ کا تفصیلی سے جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ ہر ممبر کی انکم پر بجٹ بنائیں اگر کوئی شرح کے مطابق ادا نہیں کر سکتا تو وہ باقاعدہ لکھ کر رخصت لے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا جو نظام ہے، مالی نظام ہے اس کا سب کو علم ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں نمازوں کی ادائیگی کے بعد چندہ کی ادائیگی کا حکم ہے اس لئے چندہ کی ادائیگی بہت ضروری ہے اس طرف احباب کو توجہ دلائیں۔

حضور انور نے فرمایا عاملہ کے ممبرز کو اپنے اپنے شعبہ میں مکمل طور پر Involve ہونا چاہئے۔ فرمایا لوگوں نے آپ پر اعتماد کیا ہے۔ آپ اپنے سپرد امانت کا صحیح حق ادا نہ کر کے اپنا اعتماد ضائع کر رہے ہیں۔ فرمایا ہر ایک اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور پوری کوشش اور محنت کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کو بجالائے۔

حضور انور نے مختلف انتظامی امور کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں اور موقعہ پر فیصلے فرمائے اور منظوریاں عطا فرمائیں۔

MTA کے سنٹر بڑھانے اور مختلف جماعتوں میں ڈشوں کی تنصیب کے بارہ میں حضور انور نے جائزے لئے اور ہدایات سے نوازا۔

زراعت کے بارہ میں حضور انور نے ایک تفصیلی منصوبہ دیا۔ حضور انور نے ریڈیو کے قیام کا بھی جائزہ لینے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور نے قضاء کے نظام کو بھی قائم کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نیشنل سیکرٹری تربیت اور مختلف زون کے صدران جماعت کو حضور انور نے احباب جماعت کی تربیت کے بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں اور خصوصاً نومبائعین سے رابطہ اور ان کو سنبھالنے کے بارہ میں تاکیدی ہدایت دی۔ نیشنل مجلس عاملہ یوگنڈا کے ساتھ یہ میٹنگ پونے گیارہ بجے تک جاری رہی۔

ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے۔ ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے انہیں ملاقات کے لئے وقت عطا فرمایا۔ موصوفہ نے حضور انور کو یوگنڈا آمد پر خوش آمدید کہا۔ مختلف امور پر بات ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا یوگنڈا بہت خوبصورت ملک ہے اور ترقی کے لئے بڑے Sources ہیں۔ تعلیم کے بارہ میں بھی بات ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے والدین کو ہر جگہ توجہ دلائی ہے کہ اپنے بچوں کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں اور پرائمری کے بعد بچے سیکنڈری سکولز میں جائیں اور والدین بچوں کی نگرانی کریں اور ان کو پڑھائیں۔ اس پر ڈپٹی سپیکر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ حضور انور نے فرمایا میں یوگنڈا میں جہاں بھی گیا ہوں مجھے اچھا لگا ہے۔ میں 12 سال قبل یوگنڈا آیا تھا اور کچھ مہینے یہاں گزارے تھے لیکن اس وقت اتنا سفر نہیں کیا تھا جتنا اب کیا ہے۔ اس وقت ایک عام احمدی کی حیثیت سے آیا تھا۔ یوگنڈا مجھے پسند آیا ہے۔ حضور انور نے حکومت کا جماعت سے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 میگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471,2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ
(اپنی اولاد کی عزت کرو)
منجانب
طالب دُعا ازاراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سے نوازا اور آئندہ کے لئے پروگرام بنانے میں ان کی رہنمائی فرمائی۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سے یہ ملاقات بارہ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔

منسٹر آف فنانس سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور نے اپنے دفتر میں یوگنڈا کے منسٹر آف فنانس سے ملاقات فرمائی۔ موصوف حضور انور سے ملاقات کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لائے تھے۔ اس میٹنگ میں بڑے اچھے ماحول میں مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ یہ ملاقات بارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

صدر مملکت یوگنڈا کے ساتھ ملاقات

سوا ایک بجے حضور انور صدر مملکت یوگنڈا H.E.Yoweri Kaguta Museveni سے ملاقات کے لئے سٹیٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ صدر مملکت سے یہ ملاقات 35 منٹ تک جاری رہی جس میں بہت ہی خوشگوار ماحول میں مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ حضور انور نے اپنے لندن قیام کے بارہ میں بتایا۔ افریقہ میں جماعت کی تعلیمی وطبی خدمات کا ذکر ہوا۔ حضور انور نے بتایا کہ یہاں بھی جو ذہین طلبا ہوں گے اور ٹاپ کریں گے اور بیرونی ممالک کی یونیورسٹیوں میں داخلہ ملنے کی صورت میں اگر انہیں مالی مدد کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ جماعت مدد کرے گی۔ صدر مملکت نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ صدر مملکت نے پاکستان اور انڈیا کے مختلف شہروں کے اپنے سفر کے بارہ میں بتایا کہ ان دونوں ممالک کے فلاں فلاں علاقے انہوں نے دیکھے ہیں۔

صدر مملکت کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت کے قیام کی تفصیل بتائی اور بتایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے 178 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے اور بعض افریقن ممالک میں جماعت کی تعداد اور ترقیات کا بھی ذکر فرمایا۔

دوران ملاقات حضور انور اور وفد کے ممبران کو چائے پیش کی گئی۔ ملاقات کے آخر پر تصاویر کھینچی گئیں۔ اس ملاقات کے بعد دو بجکر دس منٹ پر حضور انور اپنے ہوٹل تشریف لے آئے۔

چار بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد کمپالا میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

مبلغین کے ساتھ میٹنگ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد سوا چار بجے مبلغین کرام یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے ریجن وائز اور علاقہ وائز گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں، نو مبائعین سے رابطوں اور تبلیغی پروگراموں کا جائزہ لیا اور موقع پر ہدایات دیں۔ مساجد کی تعمیر کا بھی حضور انور نے ریجن وائز جائزہ لیا اور زیر تعمیر مساجد کی فوری تکمیل کی ہدایت فرمائی اور پہلے مرحلہ میں مزید دس مساجد کی تعمیر کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر جماعت میں مسجد کا ہونا ضروری ہے۔

حضور انور نے مختلف انتظامی امور اور ضروریات کا جائزہ لیا اور موقع پر ہدایات سے نوازا اور منظوریاں عطا فرمائیں۔ میٹنگ کے آخر پر مبلغین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ 6 بجے یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

معلمین کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد معلمین کرام یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے معلمین کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ دیہاتوں میں ہر جگہ جائیں اور احمدیت کا پیغام پھیلائیں اور ان احمدیوں کو ٹرینڈ کریں اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں جو مختلف جگہوں پر رہ رہے ہیں لیکن اسلام کی تعلیم پر پوری طرح سے عمل نہیں کر رہے۔ حضور انور نے معلمین کو تفصیلی ہدایات سے نوازا اور ان کی ضروریات کے جائزے لئے اور بعض انتظامی امور کے بارہ میں بھی تفصیلی جائزے لئے اور ہدایات فرمائیں اور منظوریاں عطا فرمائیں۔

میٹنگ کے آخر پر معلمین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے تمام معلمین کو قلم عطا فرمائے۔ معلمین کے ساتھ یہ میٹنگ پونے سات بجے ختم ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ پونے نو بجے تک جاری رہا۔ فیملی ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مشن ہاؤس میں موجود ہر فرد کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ مسجد کمپالا میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ Hotel Africana تشریف لے گئے۔

استقبالیہ سے خطاب

جماعت یوگنڈا نے حضور انور کے اعزاز میں Sheraton Hotel میں ایک Reception (تقریب عشائیہ) کا اہتمام کیا تھا۔ سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ، منسٹر آف سٹیٹ فار انفارمیشن، منسٹر آف سٹیٹ فار فنانس اینڈ پلاننگ، ایمبیسیڈر الجیریا، ہائی کمشنر تنزانیہ، ہائی کمشنر کینیا کے علاوہ سات ممبران پارلیمنٹ شامل تھے۔ علاوہ ازیں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان احباب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد سلیمان سوایانا صاحب جنرل سیکرٹری جماعت یوگنڈا نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

ڈنر سے فارغ ہو کر اس تقریب کے آخر پر منسٹر آف انفارمیشن Hon.Dr.Nsaba Buturo نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یوگنڈا میں آمد پر خوش آمدید کہا اور اس بات کا یقین دلایا کہ یوگنڈا میں حکومت مذہبی آزادی کی تمام شہریوں کو گارنٹی دیتی ہے۔ اس کے بعد ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ آنریبل Rebecca Kadaga نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور وہاں پر موجود معزز مہمانوں (گورنمنٹ آفیشلز) کا تعارف کروایا۔ ڈپٹی سپیکر نے حضور انور کی یوگنڈا کے شہریوں کی روحانی اور دینی رہنمائی پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود بڑی پُر ہمت اور جوش والی جماعت ہے جو یوگنڈا کی ترقی کے لئے کام کر رہی ہے۔

موصوفہ نے حضور انور کے باحفاظت سفر کے لئے دلی اظہار کیا نیز جلد دوبارہ آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

ڈپٹی سپیکر نے گورنمنٹ کی مذہبی آزادی کی پالیسی کا ذکر کیا نیز کہا کہ یوگنڈا ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجس ملک ہے اور سارے اس میں امن کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے مہمانوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ آج کا دن یوگنڈا میں قیام کا آخری دن تھا۔

25 رمئی 2005ء بروز بدھ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائی۔

آج یوگنڈا سے لندن کے لئے روانگی تھی۔ صبح 7:15 بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور پولیس کے Escort میں یوگنڈا کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Entebbe کے لئے روانگی ہوئی۔ کمپالا سے ایئرپورٹ کا فاصلہ 40 کلو میٹر ہے۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ ائرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت صبح سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی ایئرپورٹ کی حدود میں داخل ہوئی احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام اور نعروں کا جواب دیا اور دعا روائی۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا جہاز میں سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی پرواز BA 062 نو بجکر دس منٹ پر یوگنڈا کے Entebbe ائرپورٹ سے لندن کے لئے روانہ ہوئی۔

یوگنڈا میں قیام کے دوران تمام سفروں میں پولیس کے مسلح اسکواڈ نے حضور انور کے قافلہ کو Escort کیا۔ پولیس کی ایک گاڑی سب سے آگے چلتی تھے۔ اس کے بعد پولیس کے دو موٹر سائیکل سوار تھے جو حضور انور کی کار کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔ حضور انور کی کار کے پیچھے سول لباس میں پولیس کی گاڑی تھی۔ اس کے پیچھے پھر باقی قافلہ کی گاڑیاں ہوتی تھیں۔

حضرت بیگم صاحبہ کے لئے ایک لیڈی پولیس آفیسر متعین تھیں۔ جو تمام سفروں میں اور جلسوں، اجتماعات، وغیرہ میں ہر جگہ ساتھ رہی۔ جہاں بھی حضور انور کا قیام ہوتا، مسلح پولیس رات بھر ڈیوٹی پر موجود رہتی۔ حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پورا اعزاز دیا گیا۔

یوگنڈا میں قیام کے دوران حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت مکرم سلیمان سوایانہ صاحب اور مکرم شعیب نصیرہ صاحب کے حصہ میں آئی۔

پریس اور میڈیا میں کوریج

یوگنڈا میں حضور انور کے پروگراموں کو پریس اور میڈیا میں غیر معمولی Coverage ملی۔

یوگنڈا کے نیشنل ٹی وی 'UTV' نے 17 مئی کو اپنی سات اور نو بجے کی خبروں میں حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد اور استقبال کے مناظر دکھائے۔ اس کے بعد پھر باقی ایام میں اس نیشنل T.V کی خبروں میں روزانہ حضور انور کے دورہ کے پروگراموں پر مشتمل خبریں نشر ہوتی رہیں۔ جن میں احمدیہ مشن ہاؤس کمپالا میں حضور انور کا خطاب، کسامبیرا اور Kamuli کے مقام پر حضور انور کا خطاب، جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور کا افتتاحی اور اختتامی خطاب شامل تھے۔

اس کے علاوہ ایک ٹی وی چینل WSB نے بھی اپنی نشریات میں Coverage دی۔ ان دونوں ٹی وی چینلز نے حضور انور کی یوگنڈا آمد سے تین دن قبل 14 مئی 2005ء کو اپنی خبروں میں حضور انور کے یوگنڈا آنے کے پروگرام کی خبر اور قدرے تفصیل نشر کی۔

ان TV چینلز کے علاوہ FM ریڈیو اسٹیشن NBS، Empanga ریڈیو اسٹیشن FM ریڈیو اسٹیشن Mbale نے حضور انور کی یوگنڈا آمد کا ذکر کیا اور خبروں میں بار بار حضور انور کی آمد کے بارہ میں بتایا جاتا رہا۔ مختلف ریڈیو اسٹیشن نے حضور انور کے بعض خطابات کو LIVE نشر کیا۔

ریڈیو FM Empanga نے حضور انور کا Kamuli (کسامبیرا) کے مقام پر خطاب Live نشر کیا۔

ریڈیو FM Buddu نے حضور انور کا Kabale کے مقام پر خطاب Live نشر کیا۔ یہ ریڈیو تنزانیہ کے بعض سرحدی علاقوں میں بھی سُنا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ Mukono زون، Kampala زون اور Jinja زون کے ریڈیو اسٹیشنز نے بھی حضور انور کے دورہ کے پروگراموں کو اپنی روزانہ کی نشریات میں Coverage دی۔

اسی طرح اخبارات میں سے اخبار 'The New Vision' اور اخبار 'The Monitor' نے اپنی مختلف اشاعتوں میں حضور انور کے خطابات اور یوگنڈا میں مختلف پروگراموں کی رپورٹس شائع کیں۔ اس طرح ملکی میڈیا اور پریس کے ذریعہ ملک بھر میں حضور انور کے دورہ کی خبریں پہنچیں اور حضور انور نے اپنی پریس کانفرنس اور مختلف مقامات پر اپنے خطابات میں جو پیغامات دیئے اور نصائح فرمائیں وہ اس میڈیا کے ذریعہ ملک کے تمام باشندوں تک پہنچے۔ الحمدللہ۔

لندن میں ورود

برٹش ایئرویز کی فلائٹ BA 062 قریباً نو گھنٹے مسلسل پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق چار بجے سہ پہر لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ پر اتری۔ امیگریشن کی روٹین کی کاروائی کے بعد حضور انور ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں امیر صاحب یو کے نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

ائرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد فضل لندن پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد حضور انور نے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کی مسجد فضل لندن میں آمد اور استقبال کا منظر MTA پر Live نشر کیا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد حضور انور نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی۔

❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی کینیڈا میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

قسط 3

واقفین نو بچوں اور ناصرات الاحمدیہ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد اور بچوں کو اہم نصائح۔ تقریب آمین

امریکہ و کینیڈا کے دور دراز علاقوں سے آنے والے سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام سے انفرادی و فیملی ملاقات کا شرف حاصل کیا

9 رجون بروز جمعرات 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رہائشگاہ کے عقبی لان میں، مارکی میں پڑھائی۔ احباب جماعت وینکوور کے علاوہ امریکہ کی بعض جماعتوں سے آنے والے احباب نے بھی حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ خواتین کی بھی ایک بڑی تعداد روزانہ باقاعدگی سے مختلف فاصلوں سے نماز فجر کی ادائیگی کے لئے آتی ہے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے احمدیہ مشن ہاؤس وینکوور کے لئے روانہ ہوئے۔ پانچ بجکر 55 منٹ پر حضور انور مشن ہاؤس پہنچے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے اترے تو امریکہ سے آنے والے بعض احباب جماعت نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ چھ بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے دفتری ملاقاتوں میں ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سات بجکر چالیس منٹ تک جاری رہیں۔ آج کی ملاقاتوں میں جماعت وینکوور کے 25 خاندانوں کے 118 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

ملاقاتوں کے بعد پونے آٹھ بجے جماعت احمدیہ وینکوور کے واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم قاسم ناصر نے کی۔ بعد میں اسکا اردو ترجمہ عزیزم شعیب احمد اور انگریزی زبان میں ترجمہ ظافر محمود نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم ساغر محمود باجوہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام میں سے نظم ۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ حضور انور نے اس بچے کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا ماشاء اللہ بہت اچھا پڑھا ہے اور اردو زبان میں لکھا ہوا پڑھا ہے۔ فرمایا تم نے کمال کر دیا ہے۔ حضور انور نے اس بچے کو ہدایت فرمائی کہ جو اردو زبان سیکھی ہوئی ہے اس کو اب جاری رکھنا ہے۔ اس نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم نبیل الرحمٰن خان نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم مصور احمد نے The Importance of Waqf and Waqf-e-Nau کے عنوان پر اور عزیزم فیروز احمد نے My Waqf and Preparation for Jamia Ahmadiyya کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور انور نے فیروز احمد سے دریافت فرمایا کہ صرف تقریر کی ہے یا باقاعدہ جامعہ میں جانے کا پروگرام ہے۔ جس پر اس بچے نے جواب دیا کہ جامعہ میں جانا ہے۔

اس پروگرام کے آخر پر پانچ واقفین نو بچوں عزیزم عدیل احمد خان، بشیر احمد، بلال باجوہ، عادل محمود اور فاطر محمود پر مشتمل گروپ نے British Columbia Welcomes کے عنوان سے ایک پروگرام پیش کیا۔ جس میں صوبہ برٹش کولمبیا اور اس کے چھ ریجنز کا تعارف کروایا گیا۔ یہ تعارف تصویری زبان میں بھی ساتھ ساتھ T.V کی ایک بڑی سکرین پر پیش کیا جا رہا تھا۔

اس Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ میں سے پانچوں نمازیں کون پڑھتا ہے؟ اس پر ان بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے جو پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ پھر فرمایا جو چار نمازیں پڑھتے ہیں، تین نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان دونوں موقعوں پر بھی بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو بچے دس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں انہیں نماز ہرگز معاف نہیں ہے۔ تین یا چار نمازیں نہیں بلکہ پوری پانچوں نمازیں پڑھا کریں۔ نماز آپ پر فرض ہے۔ وقف نو بچوں کو دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔ واقفین نو بچوں میں بعض چھوٹی عمر کے بچے بھی شامل تھے۔ حضور انور نے فرمایا آپ میں سے جن کو قرآن کریم پڑھنا آتا ہے وہ روزانہ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت کیا کریں اور اس میں بھی باقاعدگی اختیار کریں۔

آخر پر حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے جو جامعہ میں جانا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر اس کلاس میں موجود 38 بچوں میں سے بڑی تعداد نے ہاتھ کھڑا کیا کہ وہ جامعہ میں جانا چاہتے ہیں۔ تین بچوں نے ڈاکٹر بننے، ایک نے انجینئر اور ایک نے بزنس مین بننے کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اُس بچے کو جس نے بزنس لائن میں جانے کا اظہار کیا تھا فرمایا پھر تم ہمارے کام کے نہیں رہ جاؤ گے۔

اس کے بعد حضور انور نے بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں، آخر پر تمام بچوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ساڑھے آٹھ بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

ناصرات الاحمدیہ کی کلاس

اس کے بعد جماعت احمدیہ وینکوور کی ناصرات الاحمدیہ کی کلاس حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ زائرہ احمد نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ طیبہ شفقت نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد دو بچیوں عزیزہ اقراء بتول و ثمرہ بتول نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے نظم۔ وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں عزیزہ عینہ شرما نے تقویٰ کو اختیار کرنے اور اطاعت کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ آمنہ علی نے آیت قرآنیہ "واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لا تفرقوا" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے آج کے دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت احمدیہ کی شکل میں اپنی رسّی عطا فرمائی ہے اس لئے ہم سب کو خلیفہ وقت سے ایک مضبوط تعلق قائم کرنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے ہم تفرقہ سے بچ کر باہمی اتحاد کی لڑی میں پروئے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے ہماری مدد اور رہنمائی کریں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا "ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے۔"

خدا کرے کہ ہم اللہ کی اس رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور پھر نسل در نسل اس کے قیام اور مضبوطی کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ ہم سب اس طرح خلافت سے وابستہ ہو جائیں کہ ہمارا جینا، مرنا اس کے ساتھ ہو اور ہم اپنی اگلی نسل کو پورے یقین اور اطمینان سے یہ کہہ سکیں کہ۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو
(کلام محمود)

اس تقریر کے بعد صباوڑائچ نے "خلافت ایک نعمت عظمیٰ" کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ اگر ہم خلافت سے سچی محبت کرتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں ان نیکیوں کا اپنانا ہوگا جن کی طرف حضور انور ہمیں توجہ دلاتے ہیں۔ ہمیں ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی۔

ہم آج خوش قسمت ہیں کہ حضور انور ہم میں موجود ہیں اور ہم حضور انور سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام اور احمدیت کی ایک سچی مخلص اور وفادار خادمہ بنائے۔۔ ہم حضور سے وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔ ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ خلافت احمدیہ کے استحکام اور بقا کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے اور کسی منافق کے دھوکہ میں نہیں آئیں گے۔ ہم دل و جان سے عہد بیعت نبھانے کا وعدہ کرتے ہیں۔

پروگرام کے آخر پر عزیزہ ملیحہ ظفر نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" ترنم کے ساتھ پڑھی حضور انور نے اس بچی کو فرمایا ماشاء اللہ اچھی پڑھ لی ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: جو پندرہ سال سے اوپر کی واقفات نو بچیاں ہیں انہوں نے کیا بننا ہے۔ کوئی پلان بنایا ہے یا نہیں۔ اس پر دو بچیوں نے عرض کیا کہ حضور ہم نے ڈاکٹر بننا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا بہت اچھی بات ہے۔ بعض نے ٹیچر اور بعض نے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بننے کا بھی اظہار کیا۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور نے بچیوں کو حجاب عطا فرمائے اور چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائیں۔

حضور انور نے بچیوں سے فرمایا کہ کیا سکول میں سکارف پہن کر جاتی ہیں؟ شرماتی تو نہیں کہ دوسروں نے نہیں پہنے ہوئے اور ہم نے پہنے ہوئے ہیں۔ اس پر بچیوں نے جواب دیا ہم سکارف پہن کر سکول جاتی ہیں۔ حضور انور نے خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا شرمانے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ نو بج کر دس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک بچی عزیزہ ماہم ندیم چوہدری بنت ندیم انور چوہدری صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ اور سورۃ الناس سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس سے روانہ ہو کر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

10 جون بروز جمعۃ المبارک 2005

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ کے عقبی لان میں مارکی میں پڑھائی۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام جماعت نے Ravi Banquet Hall میں کیا تھا۔ حضور انور اپنی رہائشگاہ سے 1:30 بجے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے۔ دو بجے حضور انور اس مذکورہ ہال میں پہنچے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو MTA کے ذریعہ Live نشر ہوا۔ آج کے دن جماعت احمدیہ وینکوور کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں، کیلگری، ٹورانٹو، ہالٹو اور سسکاٹون سے بھی احباب جماعت لمبے فاصلے طے کر کے جمعہ میں شامل ہوئے۔ امریکہ کی جماعتوں سیٹل، پورٹ لینڈ، سان فرانسسکو، لاس اینجلیز، مشی گن، میامی، واشنگٹن، ورجینیا اور میری لینڈ سے مختلف خاندان ہزار ہا میل کا سفر طے کر کے وینکوور پہنچے اور نماز جمعہ میں شامل ہوئے۔ تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

چھ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ساڑھے چھ بجے مشن ہاؤس پہنچے۔ جہاں حضور انور نے اُس جگہ کا اور انتظامات کا معائنہ فرمایا جہاں کل صبح مسجد احمدیہ وینکوور کا سنگ بنیاد رکھا جانا ہے۔ اس معائنہ کے بعد حضور انور نے مسجد کا ماڈل اور نقشہ جات ملاحظہ فرمائے۔ اس مسجد کا ڈیزائن اور نقشہ ایک مقامی آرکیٹیکٹ Steve Plamier نے تیار کیا ہے۔ موصوف اس موقع پر موجود تھے۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں تفصیلی نقشہ جات پیش کئے اور مسجد کی تعمیر کے

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

سورہ فاتحہ اور اسکی بے نظیر تفسیر

مرتبہ :: شیخ مجاہد احمد شاستری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ مئی ۲۰۰۵ میں تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کو صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء کے حوالے سے یہ تحریک کی ہے کہ ’’سورہ فاتحہ کو خوب غور سے سات بار روزانہ پڑھیں۔‘‘ (بحوالہ بدر ۳۱ مئی ۲۰۰۵ء صفحہ ۷)

آیئے دیکھیں اور غور کریں کہ قرآن مجید کی یہ عظیم الشان سورۃ جو اُمّ الکتاب ہے، زندگی کے تمام معاملات میں قرآنی مطالب و مفاہیم کے انکشاف میں ہماری رہنمائی کس طریق اور نہج پر کرتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسلام کے احیاء اور دین کے قیام کیلئے مبعوث فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ نے اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں مجھے علوم قرآنی عطا کئے گئے ہیں اور کوئی شخص اس میدان میں میرا مقابلہ نہیں کرسکتا چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

’’میں قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔ (بحوالہ ضرورۃ الامام صفحہ ۴۴)

چنانچہ غیروں نے بھی آپ کی خدمت قرآن و اسلام کا برملا اعتراف کیا ہے مدیر ’’سیاست‘‘ مولانا سید حبیب صاحب لکھتے ہیں۔

’’اُس وقت کے آریہ اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کررہے تھے اکے دُکے جو عالم دین بھی کہیں موجود تھے وہ ناموس شریعت حقہ کے تحفظ میں مصروف ہوگئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا اُس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اُترے اور اُنہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اُپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کرلیا...... مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کردیئے۔ (بحوالہ تحریک قادیان صفحہ 208)

آیئے اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے والے ایک فتح نصیب جرنیل کی خدمت قرآن بالخصوص تفسیر سورۃ فاتحہ پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ کس طرح آپ کے ذریعہ علوم قرآنی نے پیاسی روحوں کو سیراب کیا۔ اُم الکتاب کے وہ معارف جو آپ نے دنیا کے سامنے پیش کئے وہ کتنے عظیم الشان اور بلند مرتبہ ہیں۔ حضور سورۃ فاتحہ کو گلاب کے پھول کے مشابہہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشفی میں سورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سرخ سرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں اور جب یہ عاجز اس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اُس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش واز کے ساتھ پرواز کر کے اوپر کی طرف اُڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سندر اور تر و تازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اوپر چڑھنے کے وقت دل و دماغ نہایت معطر ہو جاتا ہے اور ایک ایسا عالم مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذتوں کی کشش سے دنیا و مافیہا سے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔ اس مکاشفہ سے معلوم ہوا کہ گلاب کے پھول کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے‘‘ (بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ ۷)

چنانچہ حضور سورۃ فاتحہ کو گلاب کے پھول کے ساتھ مشابہ قرار دیکر سورۃ فاتحہ کی ظاہری خوبصورتی کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ۔

’’پہلے ظاہری صورت پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودت الفاظ اور کلام میں کمال سلاست اور نرمی اور روانگی اور آب و تاب اور لطافت وغیرہ لوازم حسن کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں ایسا جلوہ کہ جس پر زیادت متصور نہیں اور وحشت کلمات اور تعقید ترکیبات سے بکلی سالم اور بری ہے۔ ہر ایک فقرہ اُس کا نہایت فصیح اور بلیغ ہے اور ہر ایک ترکیب اُس کی اپنے موقعہ پر واقعہ ہے اور ہر ایک قسم کا التزام جس سے حسنِ کلام بڑھتا ہے لطافت عبارت کھلتی ہے سب اُس میں پایا جاتا ہے‘‘۔ (ایضاً صفحہ ۸)

سورۃ فاتحہ کی باطنی خوبصورتی و حسن بیان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور بیان فرماتے ہیں۔

’’سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراض روحانی کے علاج پر مشتمل ہے اور تکمیل قوتِ علمی اور عملی کے لئے بہت سا سامان اُس میں موجود ہے اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کو جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے اُس میں مذکور ہیں‘‘ (ایضاً صفحہ ۹)

قارئین دنیا کی ملونی سے انسان کے دلوں پر رفتہ رفتہ زنگ چڑھنے لگتا ہے اور وہ دنیا و مافیہا کی طرف راغب ہونے لگتا ہے۔ دلوں کے امراض کیلئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں شفاء رکھی ہے چنانچہ حضور بیان فرماتے ہیں کہ:-

’’سورۃ فاتحہ اور قرآنِ شریف میں ایک اور خاصہ بزرگ پایا جاتا ہے کہ جو اسی کلام پاک سے خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو اخلاص اور توجہ سے پڑھنا دل کو صاف کرتا ہے اور ظلمانی پردوں کو اٹھاتا ہے اور سینے کو منشرح کرتا ہے اور طالب حق کو حضرت احدیت کی طرف کھینچ کر ایسے انوار اور آثار کا مورد کرتا ہے کہ جو مقربان احدیت میں ہونی چاہئے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱)

خواص سورۃ فاتحہ

مسلمانوں میں سے اکثر مسلمان نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کے قائل ہیں چنانچہ سورۃ فاتحہ میں ان لوگوں کے لئے بھی غور و فکر کا مقام ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں حضور بیان فرماتے ہیں کہ:

سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے ں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دُعا نماز ہی میں تی ہے‘‘۔ (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۲، بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ ۲۳)

نماز میں خشوع اور ذوق پیدا کرنے کا طریق

ہر ایک مسلمان کے لئے دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنا فرض ہے اور حُسنِ نماز کے لئے نمازی کو نماز قائم کرنا ہے جو ضروری ہے۔ سورۃ فاتحہ ہی اللہ تعالیٰ نے قیام نماز میں حسن پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

نماز میں سورۃ فاتحہ کی دُعا کا تکرار نہایت مؤثر چیز ہے کیسی بے ذوقی و بیمزگی ہو اس عمل کو برابر جاری رکھنا چاہئے یعنی کبھی تکرار آیت ایاک نعبدو ایاک نستعین کا اور کبھی تکرار آیت اھدنا الصراط المستقیم کا اور سجدہ میں یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔

(الحکم ۲۰ فروری ۱۸۹۸ء، بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ ۲۲)

کامیاب و بامراد زندگی کی راہ

دنیا میں ہر انسان کی ایک منزل و مطمح نظر ہوتا ہے جس کے حصول کیلئے وہ کوشاں رہتا ہے سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی منزل کی نشاندہی بیان کردی ہے۔ مزید احسان یہ فرمایا ہے کہ اُس منزل تک پہنچنے کی راہ بھی اپنے فضل سے بیان فرمائی ہے۔ حضور بیان کرتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ کے راست بازوں اور منعم علیہ کی راہ ہی وہ اصل مقصود ہے جو انسان کے لئے خدا تعالیٰ نے رکھا ہے۔ (الحکم 10 دسمبر 1901ء صفحہ 2)

’’اھدنا الصراط میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صراط الذین انعمت علیھم میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں۔ وہ حاصل ہو جائیں جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پورا نشو و نما نہ کرے اُس کو پھول پھل نہیں لگ سکتے اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں وہ ہدایت مردہ ہدایت ہے جس کے اندر کوئی نشو و نما کی قوت اور طاقت نہیں ہے...... اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں صراط الذین انعمت علیھم کہہ کر ایک قید لگادی ہے یعنی یہ راہ کوئی بے ثمر اور حیران اور سرگرداں کرنے والی نہیں ہے بلکہ اسی پر چل کر انسان بامراد اور کامیاب ہوتا ہے۔ (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱، بحوالہ تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ ۲۸)

سورۃ فاتحہ کے لطائف

سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار لطائف بیان فرمائے ہیں جن میں سے چند بطور نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱ صفحہ ۵۲۴ تا ۵۷۶) میں بیان فرمائے ہیں آپ لکھتے ہیں اوّل یہ لطیفہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس سورہ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایسا طریقہ حسنہ بتلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں جو دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کیلئے نہایت ضروری ہیں‘‘۔

’’پھر دوسرا لطیفہ اس سورۃ میں یہ ہے کہ ہدایت قبول کرنے کیلئے پورے پورے اسباب ترغیب بیان فرمائے ہیں...... حصر عقلی کی رو سے ترغیب کامل اس ترغیب کا نام ہے جس میں تین جزیں موجود ہوں ایک یہ کہ جس شے کی طرف ترغیب دینا منظور ہو اس کی ذاتی خوبی بیان کی جائے سو اس جز کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے اھدنا الصراط المستقیم ...... دوسری جز ترغیب کی یہ ہے کہ جس شے کی طرف ترغیب دینا منظور ہو اُس شے کے فوائد بیان کئے جائیں سو اس جز کو اس آیت میں بیان فرمایا صراط الذین انعمت علیھم ...... تیسری جز ترغیب کی یہ ہے کہ جس شے کی طرف ترغیب دینا منظور ہو اس شے کے چھوڑنے والوں کی خرابی اور بدحالی بیان کی جائے سو اس جز کو اس آیت میں بیان فرمایا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

پھر تیسرا لطیفہ اس سورت میں یہ ہے کہ باوجود التزام فصاحت و بلاغت یہ کمال دکھلایا ہے کہ محامد الٰہیہ کے ذکر کرنے کے بعد جو فقرات دعا وغیرہ کے بارے میں لکھے ہیں اُن کو ایسے عمدہ طور پر لف و نشر مرتب کے بیان کیا ہے جس کا صفائی سے بیان کرنا باوجود رعایت تمام مدارج فصاحت و بلاغت کے بہت مشکل ہوتا ہے اور جو لوگ سخن میں صاحب مذاق ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے لف و نشر کیسا نازک اور دقیق کام ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اول محامد الٰہیہ میں فیوض اربعہ کا ذکر فرمایا کہ وہ رب العالمین ہے رحمان ہے رحیم ہے مالک یوم الدین ہے اور پھر بعد اس کے فقرات تعبد اور استعانت اور دعا اور طلب جزا کو انہیں کے ذیل میں اس لطافت سے لکھا ہے کہ جس فقرہ کو کسی قسم فیض سے نہایت مناسبت تھی اُسی کے نیچے وہ فقرہ درج کیا‘‘۔

’’چوتھا لطیفہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے گویا یہ سورہ مقاصد قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد اتینٰک سبعاً من المثانی و القرآن العظیم (الحجر ع ۶)

یعنی ہم نے تجھے اے رسول سات آیتیں سورہ فاتحہ کی عطا کی ہیں جو مجمل طور پر تمام مقاصد قرآنیہ پر مشتمل ہیں اور ان کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے‘‘

’’پانچواں لطیفہ سورہ فاتحہ میں یہ ہے کہ وہ اُس اتم اور اکمل تعلیم پر مشتمل ہے کہ جو طالب حق کے لئے ضروری ہے اور جو ترقیات قربت اور معرفت کیلئے کامل دستور العمل ہے‘‘۔

’’یہ لطائف خمسہ ہیں کہ جو بطور نمونہ مشتے از خروارے ہم نے لکھے ہیں مگر عجائبات معنوی اس صورت میں اور نیز دوسرے حقائق و معارف اس قدر ہیں کہ اگر ان کا عشر عشیر بھی لکھا جائے تو اُس کے لکھنے کیلئے ایک بڑی کتاب چاہئے‘‘

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ جہاں نے اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا وہاں ایک عظیم نشان رحمت مصلح موعود کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ اُسے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف تفسیر کبیر اس خدائی بشارت کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے آپ نے قرآن مجید کی تفسیر میں ایک نیا امتیاز و حسن پیدا کیا ہے اور معرفت کے بیش بہا خزائن لٹائے ہیں۔ سورہ فاتحہ کی تفسیر میں نئے نئے نکتے معرفت کے بیان فرمائے ہیں چند ایک بطور نمونہ درج ہیں۔

سورہ فاتحہ کے ام القرآن ہونے میں ایک لطیف نکتہ

"یاد رکھنا چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ کو ام القرآن اور ام الکتاب بھی فرمایا ہے اور قرآن عظیم بھی فرمایا ہے گویا ایک طرف اسے ذریعہ پیدائش قرار دیا اور دوسری طرف اسے وہ چیز بھی قرار دیا جو اس سے پیدا ہوئی ہے اس میں ایک زبردست روحانی نکتہ نکلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ روحانی دنیا میں پہلی حالت دوسری حالت کی پیدا کرنے والی ہوتی ہے اس لئے پہلی حالت ایک جہت سے ماں کہلاتی ہے اور بعد کی حالت اولاد کہلاتی ہے اس نسبت سے سورہ فاتحہ کو ام القرآن بھی کہا گیا اور بوجہ اس کے کہ وہ خود قرآن بھی ہے اُسے قرآن بھی کہا گیا" (تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۴۳)

آیت غیر المغضوب علیھم میں ایک عظیم الشان پیشگوئی

"اس آیت میں ایک بہت بڑی پیشگوئی ہے جو غور سوچنے والے کیلئے ترقی ایمان کا موجب ہوسکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی ہے اُس وقت یہود اور نصاریٰ آنحضرت ﷺ کے سامنے نہ تھے بلکہ کفار مکہ آپ کے مقابل پر تھے یہود اور نصاریٰ کی تعداد مکہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھی اور نہ اُن کا حکومت ہی میں کوئی دخل تھا پھر کیا وجہ ہے کہ اس سورۃ میں یہ نہیں سکھایا گیا ہے کہ دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ پھر تم کو پھر مشرک ہونے سے بچائے بلکہ یہ سکھایا گیا ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو یہود و نصاریٰ کے طریق پر چلنے سے بچائے مشرکین کا ذکر چھوڑ کر یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ مشرکین مکہ کا مذہب ہمیشہ کیلئے تباہ ہو جائے گا اس لئے اس دعا کی ضرورت ہی نہیں کہ خدا مسلمانوں کو مشرکین مکہ سا ہونے سے بچائے لیکن یہود و نصاریٰ کا مذہب قائم رہے گا اس لئے اس بارہ میں دعا کرنے کی ضرورت رہے گی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ میں شامل ہونے سے بچائے"۔

(بحوالہ تفسیر کبیر صفحہ ۴۶)

قارئین کرام! جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اردو کلاس میں سورہ فاتحہ کی تفسیر دلکش اور آسان لفظوں میں کی ہے ایسی عمدہ تفسیر ہے جو دلوں کو چھوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد بے ساختہ انسان کرنے لگتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

"جب ہم الحمد للہ رب العالمین کہتے ہیں اس کے بعد کیا کہتے ہیں؟ الرحمٰن الرحیم (الرحمٰن) کا کیا مطلب ہے؟ بن مانگے دینے والا۔ مگر اس سے پہلے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) میں (الرحمٰن) آچکا ہے اس میں بن مانگے دینے والا ساری کائنات کو بخشنے والا کے معنی ہیں ... تو قرآن کریم میں الحمد کے بعد پھر الرحمٰن کا دوبارہ کیوں ذکر آیا؟"

اس سوال کے جواب میں حضور بیان فرماتے ہیں: خداوہ ہے (الرحمٰن علم القران خلق الانسان علمه البيان) رحمٰن خدا نے ساری کائنات پیدا کی۔ قرآن بھی اُسی نے سکھایا اور انسان بھی اُسی نے پیدا کیا (خلق الانسان) تو (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) میں جو تخلیق تھی وہ بن گئی تو پھر (رب العالمین) کی بات شروع ہوئی دوبارہ کیوں الرحمٰن کہہ دیا؟ قرآن کریم میں رحمٰن کی طرف دو باتیں منسوب ہوتی ہیں (۱) انسان کو پیدا کیا (۲) اس نے قرآن سکھایا۔

تو اب قرآن کی بات شروع ہو رہی ہے۔

سورہ فاتحہ نے الحمد للہ جب کہہ دیا تو پھر الرحمٰن کہہ کر بتایا کہ جو روحانی تعلق ہے سارا روحانی عالم یہ بھی اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور الرحمٰن سے متعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بہت جگہ بہت ہی اعلیٰ عرفان کے ساتھ بیان کیا ہے۔ فرمایا "کون خدا سے قرآن مانگنے گیا تھا؟ کوئی بھی نہیں رسول اللہ ﷺ بھی خود قرآن مانگنے نہیں گئے (علم القران) یہ رحمان خدا نے قرآن عطا کیا ہے بن مانگے۔ دنیا میں کسی انسان نے خدا سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ ہمیں قرآن دے۔ قرآن کا تو پتہ ہی کچھ نہیں تھا۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمٰن خدا نے قرآن سکھایا جو بن مانگے دینے والا ہے۔ پس دنیا کا عالم بھی رحمٰن خدا نے پیدا کیا اور روحانی عالم بھی اسی نے بنایا۔ یہ وجہ ہے کہ الرحمٰن کی تکرار ہوئی"۔

(بحوالہ تدریس نماز صفحہ ۱۸۔۱۹ ناشر نظارت نشر واشاعت قادیان)

مختصر یہ کہ سورہ فاتحہ قرآن مجید کی جان ہے اور اس کے معارف لامتناہی اور عمیق در عمیق ہیں جو زمانہ کے مطابق کھلتے چلے جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار
میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہد رب جلیل ہے
پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

(اعجاز المسیح ٹائٹل پیج صفحہ مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۰۲۔ درثمین صفحہ ۵۱)

قرآن کریم کی برکات

خدائے پاک رحماں کا یہ ہم پہ کتنا احساں ہے
عطا کی ہم کو وہ تعلیم جس کا نام قرآں ہے
ہماری ظلمتوں کو دور کرتا ہے وہ نورِ حق
کرے جو جان و دل روشن یہی وہ نورِ فرقاں ہے
پڑھو اس کو ترنم سے تو لذت دل کو یہ بخشے
کرو تم غور جب اس پہ تو پھر یہ بحرِ عرفاں ہے
اگر آتا نہ یہ قرآں بھٹک جاتے کبھی انساں
ہمارے ہر قدم پہ یہ تو اک شمع فروزاں ہے
ہدایت ہے خدا وندی یہ پیغام الٰہی ہے
ہمارا یہ عقیدہ ہے ہمارا اس پہ ایماں ہے
شفا دیتا ہے لوگوں کو خدا کی خاص رحمت سے
یہ سب مضطر دلوں کے واسطے راحت کا ساماں ہے
تو اے مومن بسا دل میں قرآنِ پاک کی الفت
اگر اپنے خدا کے قرب کو پانے کا خواہاں ہے

خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے

ہندوستان کے احمدی ڈاکٹر صاحبان

جلسہ سالانہ 2005 کے لئے اپنے آپ کو خصوصی وقف کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ امسال جلسہ سالانہ 05 بہت اہمیت کا حامل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کثیر تعداد میں مہمانان کرام کی آمد متوقع ہے۔ لہٰذا جو ڈاکٹر صاحبان جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے کیلئے آرہے ہیں وہ اپنے آپ کو اس خصوصی جلسہ سالانہ میں مہمانان کرام کی خدمت کیلئے کم از کم دس یوم کیلئے وقف کریں۔ ایسے ڈاکٹر صاحبان جو اس خدمت کیلئے تیار ہوں۔ وہ اپنے اسماء گرامی مع کوائف خاکسار کو فوری ارسال کر دیں۔

صوبائی امراء صاحبان سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے صوبہ سے زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر صاحبان کو اس خدمت کیلئے تیار کریں۔ نیز ان کے کوائف وغیرہ اپنی تصدیق کے ساتھ بھجوانے میں تعاون کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ ہندوستان ۱۹۹۱ء کے موقعہ کی تصاویر برائے "سووینیر خلافت جوبلی" دفتر کو درکار ہیں۔ جن احباب کے پاس حضور انور کے سفر دہلی، قادیان وغیرہ کی تصاویر ہوں براہ مہربانی دفتر اصلاح و ارشاد میں بھجوا دیں تا ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ امید ہے احباب جماعت ضرور تعاون فرمائیں گے۔

قبل ازیں بذریعہ سرکلر مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز وغیرہ کی تصاویر بھجوانے کے لئے بھی لکھا جا چکا ہے۔ اس تعلق سے بھی کاروائی کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

مقابلہ مقالہ نویسی مجلس انصار اللہ بھارت

اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کا عنوان "نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں" تجویز کیا گیا ہے مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ انعام اول 1000 روپے انعام دوم 700 روپے اور انعام سوم 500 روپے ہے۔

مقالہ دفتر انصار اللہ بھارت میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31 اگست ہے۔ ناظمین حضرات وزعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اراکین کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائیں۔ (قائد تعلیم)

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

پندرہ روزہ تربیتی کیمپ 2005

برائے نومبائعین پنجاب، ہریانہ، ہماچل اتر انچل، مدھیہ پردیش، اور راجستھان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۸ تا ۲۲ جون ۲۰۰۵ء کو چھٹا تربیتی کیمپ قادیان میں منعقد ہوا۔ جسمیں پنجاب، ہریانہ، ہماچل اترانچل، مدھیہ پردیش، اور راجستھان کے ۴۸۶ نو مبائع طلبا اور طالبات شریک ہوئے شرکاء کیمپ کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ انتظامات میں بھی بہتری پیدا کی گئی۔ اب تک مجموعی طور پر کیمپوں سے مستفید ہونے والوں کی تعداد ۱۷۷۵ ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کیمپ میں اب تک شامل ہونے والے طلبا میں سے قریباً ڈیڑھ درجن سے زائد طلبا اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں۔ امسال کے کیمپ میں شریک طلباء و طالبات کی صوبہ وار تفصیل اس طرح ہے۔

پنجاب: ۲۶۵، اترانچل: ۴، مدھیہ پردیش: ۱۰۔ ہریانہ: ۸۱، مقامی نو مبائعین و مبائعات: ۵۴، اس سال کیمپ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے روزگار کے سلسلہ میں قادیان و مضافات قادیان رہائش پذیر نومبائعین کو بھی اس میں شامل کیا گیا۔

حسب سابق اس کیمپ کے لئے نہایت جامع مختصر نصاب مرتب کیا گیا تھا۔ جو بیشتر شعبہ ہائے زندگی اور مسائل دینی پر مشتمل تھا۔ تدریس نماز، یسرنا القرآن، روایات صحابہ، سیرت النبی ﷺ سیرت حضرت مسیح موعودؑ، وخلفاء کرام، تاریخ اسلام واحمدیت، غرض کہ پندرہ دن کے لئے نہایت جامع پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں مختلف عناوین پر علماء کرام کی تقاریر، سوال و جواب اور خلفاء کرام کے خطابات وخطبات سے بذریعہ ویڈیو اور ایم ٹی اے بھر پور استفادہ کیا۔ نیز طلبا نے قادیان کے مقدس علمی وروحانی ماحول اور مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، بیت الدعا اور دیگر مقامات مقدسہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور ساتھ ہی بزرگ درویشان کرام سے فیضیابی کا شرف پایا۔

علاوہ ازیں انسداد منشیات کے عنوان سے ایک خصوصی پروگرام مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جسمیں گورداسپور ریڈکراس سوسائٹی کے نمائندگان بھی شریک ہوئے۔ اور منشیات کے مضر اثرات پر تبادلہ خیالات کیا۔

قیام و طعام: شرکاء کیمپ کے قیام و طعام کا مناسب انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ میں کیا گیا۔ طلبا کی رہائش کے لئے جامعہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمروں میں اور طالبات کی رہائش کے لئے نصرت گرلز سکول میں انتظام کیا گیا تھا۔

مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد کو اس کیمپ کا نگران اعلیٰ مقرر فرمایا۔ اور ساتھ ہی خاکسار کو نگران تعلیمی وتربیتی امور اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم کو نگران انتظامی امور مقرر فرمایا۔ جبکہ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم اور مہتمم صاحب مقامی کو ایڈیشنل نگران انتظامی امور، مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی نگران طالبات کی منظوری عنایت فرمائی۔ ان کے ساتھ قادیان کے انصار، خدام اطفال اور ممبرات لجنہ نے بھر پور تعاون دیا فجز اھم اللہ احسن الجزاء

جلسہ سالانہ کی طرز پر ڈیوٹیوں کی تقسیم کے علاوہ مختلف دفاتر بھی قائم کئے گئے۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں دفتر تعلیمی وتربیتی امور، دفتر خدمت خلق، دفتر طبی امداد، دفتر صفائی وآب رسانی، نیز دفتر انتظامی امور قائم کئے گئے۔ ان دفاتر کے قیام سے بہت فائدہ ہوا۔ اور چوبیس گھنٹے انتظامات کی نگرانی ہوتی رہی۔

کیمپ کے انعقاد کی اطلاع دیتے ہوئے بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں فیکس بھجوائی گئی تھی جسمیں بالخصوص موسم کے سازگار ہونے کے لئے درخواست دعا کی گئی تھی۔ سیدنا حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کے نتیجہ میں توقع سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ نے اس کیمپ کو کامیاب بنایا اور بیشتر ایام گرمی کی شدت سے محفوظ رہے۔ اور موسم خوشگوار رہا الحمد للہ۔ تمام شرکاء کیمپ کے اسما باقاعدہ رجسٹر کر کے انکو خوبصورت رجسٹریشن کارڈ جاری کئے گئے۔ تدریسی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں کے علاوہ مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کا بھی اہتمام کیا گیا تھا اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات اور اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔ کیمپ کے اختتام پر طلبا کا تحریری امتحان بھی لیا گیا۔ ماشاء اللہ طلباء کا معیار تدریجاً ترقی پذیر ہے

افتتاحی و اختتامی پروگرام: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دو تقریبات بھی نہایت احسن رنگ میں منعقد ہوئیں۔ افتتاحی پروگرام میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی صدارت میں مورخہ ۹ جون کو منعقدہ اجلاس میں صدر اجلاس کے علاوہ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الیٰ اللہ نے شرکاء کیمپ کو مخاطب کیا۔ مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے اس کیمپ کے انعقاد کے پس منظر، اغراض و مقاصد وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ۲۲ جون کو بعد نماز مغرب وعشاء حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ کی صدارت میں اختتامی پروگرام منعقد کیا گیا۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں باقاعدہ پنڈال نصب کیا گیا تھا۔ اور نو مبائعات کے لئے جامعہ احمدیہ کے حال میں جلسہ سننے کا انتظام تھا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے کیمپ کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ اس موقعہ پر انتظامیہ کی درخواست پر ربوہ سے تشریف لائے ہوئے حضور انور کے نمائندگان مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان، مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان، مکرم سید قاسم شاہ صاحب ایڈیشنل ناظر امور خارجہ ربوہ بھی شریک ہوئے۔ اور نو مبائعین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ شرکاء کیمپ کی نمائندگی میں تین نومبائعین طلبا نے اپنے تاثرات بھی بیان کئے۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نومبائعین کو قیمتی نصائح سے نوازا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور دعا کروائی۔ تقسیم انعامات اور مختصر خطاب کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کو ہر جہت سے مبارک فرمائے اور اسکے دوررس نتائج برآمد فرمائے (زین الدین حامد نگران تعلیمی وتربیتی امور کیمپ)

چھتیس گڑھ میں نومبائعین کا پہلا اجتماع

الحمد للہ مورخہ ۱۲ جون ۲۰۰۵ء بروز اتوار ضلع رائے گڑھ علاقہ کے نومبائعین کا پہلا اجتماع ''اگرسین بھون'' برمکیلا میں صبح ۱۰ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ نصرت تحمیدہ نے کی۔ بعدہ نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد اجتماع کی غرض وغایت کے متعلق خاکسار نے ایک تقریر کی۔

علمی پروگراموں میں مقابلہ حسن قرأت نظم خوانی تقاریر۔ حفظ سورتیں، دینی معلومات وغیرہ رکھے گئے تھے پروگرام میں تقریباً 25 افراد نے شرکت کی۔ آخر میں مولوی محمد عزیز صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی۔ بعدہ خاکسار نے انعامات تقسیم کئے اور تربیت کے ضروری امور بیان کئے آخر میں دعا کے ساتھ اجتماع خیر وخوبی سے اختتام کو پہنچا۔ جماعت کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ (حلیم احمد۔ سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

قادیان میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

امسال مورخہ ۲۱ر اپریل ۲۰۰۵ء ٹھیک ۹ بجے مسجد اقصیٰ میں زیر انتظام لوکل انجمن احمدیہ جلسہ سیرۃ النبیؐ کا بابرکت انعقاد عمل میں آیا۔ جبکہ مستورات کیلئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا مظفر احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان نے بعنوان ''آنحضرتؐ کی بعثت سابقہ الہامی کتب کی روشنی میں''، مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے بعنوان ''آنحضرتؐ کے ذریعہ تشکیل کردہ اصلاحی وفلاحی معاشرہ کا تصور'' نہایت عالمانہ اور مدلل رنگ میں تقریر فرمائی۔

صدر اجلاس نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا کہ جو اعلیٰ اخلاق آنحضرت ﷺ میں پائے جاتے تھے وہ رہتی دنیا تک کسی میں نہیں ملیں گے۔ موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش کئے جن میں آپ نے آنحضرتؐ کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کیا ہے بعدہ اختتامی دُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (صدر عمومی قادیان)

لوکل اجتماع مجلس انصار اللہ مرکرہ

مورخہ ۱۵ مئی ۲۰۰۵ کو بعد نماز ظہر مسجد بیت الہدیٰ مرکرہ میں دوپہر ۳ بجے لوکل اجتماع مجلس انصار اللہ مرکرہ منعقد کیا گیا اس اجتماع میں صدارت محترم ایم اے بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ نے فرمائی۔ حسب روایت جماعت احمدیہ اجتماع کی کاروائی کا آغاز محترم تمیم عباس صاحب نائب زعیم انصار اللہ مرکرہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم بی کے عبد الجلیل صاحب جنرل سیکرٹری انصار اللہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں انصار کے مختلف علمی اور ذہنی مقابلہ جات ہوئے۔ دوران مقابلہ جائے اور بسکٹ کا انتظام کیا گیا۔ اجتماع کے اختتام پر صدر اجتماع نے دعا کرائی۔ محترم شیخ محمد زکریا صاحب مبلغ سلسلہ مرکرہ اور محترم جے ایم شریف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ نے اس اجتماع کے جملہ انتظامات میں تعاون کیا۔ (ایم ایف بشیر احمد۔ ناظم مجلس انصار اللہ مرکرہ)

رشی نگر میں اطفال الاحمدیہ کا ہفتہ اطفال

مجلس اطفال الاحمدیہ رشی نگر نے ۲۲ تا ۲۹ اپریل ہفتہ اطفال منایا جسمیں الف، ب گروپ کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی اجلاس مکرم رفیق بٹ صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ جسمیں انعامات تقسیم کئے گئے۔ یکم تا پندرہ اپریل ہفتہ شجر کاری منایا گیا۔ جسمیں ۷۰ فیصد اطفال نے حصہ لیا۔ اور صحنوں، پارکوں، باغوں اور کھیتوں میں پودے لگائے گئے اور صفائی کی، (وسیم احمد گنائی ناظم اطفال)

یادگیر میں مجلس انصار اللہ کے علمی و ورزشی مقابلہ جات

مجلس انصار اللہ یادگیر نے یوم مسیح موعودؑ کے موقعہ پر خصوصی جلسہ کیا جسکی صدارت مکرم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں اسی طرح ۱۹ مارچ کو انصار کے مختلف علمی و ورزشی مقابلے ہوئے۔ پوزیشن حاصل کرنے والے انصار بزرگان کو مکرم امیر صاحب نے انعامات دئے اور صدارتی خطاب کے بعد دعا کرائی (ناظم مجلس انصار اللہ)

نونیت جیولرز
اللہ الیس بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

بقیہ صفحہ (1)

تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :: وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی نگرانی کرنے والے ہیں (یقیناً ایسے مؤمن کامیاب ہو گئے)

فرمایا اس تعلیم پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تبھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ آپ کا ہر فعل قرآنی تعلیم کے مطابق تھا۔

فرمایا آج کل مہذب کہلانے والی قوم جنگ میں کمزور کے خلاف ایسے حربے استعمال کرتی ہے کہ انسانیت کو شرم آتی ہے۔ نفرت اور حسد کی آگ سینے میں اس قدر بھڑک رہی ہوتی ہے کہ بس کمزور قوم کو ذلیل ورسوا کرنا ہی مقصد ہوتا ہے اور کسی بھی طرح کے حربے استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا جاتا خواہ وہ حربہ امانت ودیانت سے کتنا ہی دور کیوں نہ ہو۔ اس کے بالمقابل جنگ کے دوران بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امانت ودیانت کی کس قدر پابندی فرماتے تھے اس کی مثال دیتے ہوئے حضور پُرنور نے فرمایا: جب اسلامی فوج نے خیبر کے قلعے کا محاصرہ کر لیا تو دشمن قوم کا چرواہا آنحضرت صلی اللہ کے پاس آیا اور اسلام قبول کر لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ اب میں اُن میں جانا نہیں چاہتا اور میرے پاس ان کے جانور ہیں ان کا کیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قلعہ کی طرف ان جانوروں کا منہ کر کے ان کو اس طرف ہانک دو۔ اور اس طرح دشمن کا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی حالت میں بھی ان تک پہنچا دیا جبکہ جانوروں کا گوشت مہیا ہونے کی صورت میں محاصرہ لمبا بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پرواہ نہ کی اور مسلمان ہونے والے کو پہلا سبق یہی دیا کہ امانت ودیانت کا ہر حال میں خیال رکھنا ہے۔

ایک مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی پابندی کی حضور نے یہ بیان فرمائی کہ آپ کے دعویٰ نبوت سے پہلے مکہ کے چند شرفاء نے ''حلف الفضول'' کے نام سے ایک تنظیم بنائی جس کے ممبران یہ عہد کرتے تھے کہ وہ مظلوم کو ان کا حق دلائیں گے اور انسانیت کی خدمت کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے ممبر تھے۔ دعویٰ نبوت کے بعد ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس عہد کے حوالے سے اپنی مظلومیت کی فریاد کرتا ہے تو آپ فوری اس کی مدد کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اپنے سب سے بڑے دشمن ابوجہل سے اس مظلوم کو اس کا حق دلواتے ہیں۔

نبوت سے پہلے سے ہی مکہ والے آپ کو امین امین کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ حضور نے یہ بیان فرمایا کہ جب ایک دفعہ حجر اسود کو اٹھا کر خانہ کعبہ میں اس کی جگہ رکھنے کے بارہ میں اختلاف پیدا ہو گیا کہ اس سعادت کو کون حاصل کرے گا۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ جو پہلے آنے والا نظر آئے گا اُس سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں گے اسی اثناء میں جب سرداران قریش کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آتے نظر آئے تو انہوں نے بے اختیار ھٰذا الامین۔ ھٰذا الامین کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو بہت ہی امانت دار ہیں یقیناً یہ بہترین فیصلہ کریں گے

آپ کی امانت ودیانت کا ایک اور واقعہ حضور نے بیان فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے مال تجارت دیکر آپ کو بھیجا اور ایک غلام بھی آپ کے ساتھ کیا جب آپ تجارت سے لوٹے تو جو غلام آپ کے ساتھ تھا اس نے آپ کی امانت ودیانت کا جو نقشہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کھینچا اس سے حضرت خدیجہؓ بہت متاثر ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کا پیغام بھیجا۔

حضور پُرنور نے فرمایا ہجرت کے وقت بھی آپ نے لوگوں کو ان کی امانتیں واپس کرنے کے معاملہ میں بہترین نمونہ قائم کیا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امانتیں واپس کرنے کے لئے مقرر کیا۔

امانت و دیانت کے متعلق حضور۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی یہ حدیث بیان فرمائی: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو امانت لوٹا دے جس نے تیرے پر اعتماد کر کے تیرے پاس امانت رکھوائی اور جو تیرے ساتھ خیانت سے پیش آتا ہے اس سے بھی تُو امانت سے پیش آ۔

اسی طرح ایک حدیث حضور پُرنور نے یہ بیان فرمائی: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامات ہیں۔ جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب کوئی اس کے پاس امانت رکھوائے تو وہ اس میں خیانت کرتا ہے اور جب وہ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ فرمایا یہ بہت خوف کا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان باتوں سے محفوظ رکھے

عہد کو پورا کرنے کے متعلق آپ کا ایک بے نظیر نمونہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے وقت ابوجندل مسلمان ہو کر مکہ سے بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ معاہدے میں یہ بات تسلیم کر چکے تھے کہ اگر مکہ سے کوئی مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے کفار کو لوٹا دیں گے۔ ابوجندل نے فریاد کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھے ان ظالموں کے پاس واپس بھیج دیں گے تا کہ وہ مجھ پر ظلم کریں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوجندل صبر کرو اللہ یقیناً کوئی کشادگی کے سامان عطا کرے گا۔ اور اس صبر کا پھل اللہ تعالیٰ نے نے دیا کہ مکہ فتح ہو گیا اور مظلومین کو ظلم سے رہائی مل گئی۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں متعدد احادیث اور واقعات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت کے اعلیٰ نمونے اور عہدوں کی پابندی کے بے نظیر واقعات بیان فرمائے اور احباب جماعت کو ان نمونوں پر چلنے اور اخلاق کے اعلیٰ معیار پر فائز ہونے کی نصیحت فرمائی۔ حضور پُرنور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمت کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے فرمایا ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں آج کل دنیا کے بعض ممالک میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے اور جہاں باقاعدہ احمدی جماعتیں بھی ہیں وہاں مخالفین بڑی سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ فرمایا ہماری پہنچ دنیاوی طاقت کے لحاظ سے نہ کسی دنیاوی بادشاہ یا صدر تک ہے اور نہ ہی ان پر ہمارا انحصار ہے ہم تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور اسی سے مدد مانگنے والے ہیں۔ فرمایا ان دنوں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ فرمایا انڈونیشیا میں خاص طور سے مخالفت ہو رہی ہے گزشتہ دنوں ہمارے ایک جلسہ میں حملہ کیا گیا۔ اور آج ایک شہر پر مخالفین نے حملہ کیا کئی احمدی زخمی بھی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان مخالفین سے نپٹنے اور جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ فرمایا جوں جوں احمدیت کی ترقی ہوگی مخالفت بھی ہوگی۔ جب دشمنی کی آگ بھڑکتی ہے تو احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جائے۔ ⊛

بقیہ: رپورٹ دورہ کینیڈا از صفحہ 9

تعلق میں مختلف امور کی وضاحت کی۔ حضور انور نے مسجد کا ماڈل اور نقشہ جات ملاحظہ فرماتے ہوئے آرکیٹیکٹ صاحب سے مختلف امور دریافت فرمائے اور تعمیری پلان کے بارہ میں مختلف استفسارات فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج امریکہ کی جماعتوں پورٹ لینڈ، سیاٹل، سان فرانسسکو، لاس انجلیز، ہیسٹن، میامی، واشنگٹن، ورجینیا، اور میری لینڈ سے آنے والی 65 فیملیز 287 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں بعض فیملیز تین ہزار میل سے زائد کا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ پونے دس بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مع ممبران قافلہ مکرم افضل محمود صاحب کے گھر رات کے کھانے پر تشریف لے گئے۔ یہاں سے رات گیارہ بجے حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لائے۔ (باقی آئندہ)

الیکٹرک ڈپلومہ انجینئر کی ضرورت ہے

نظارت تعمیرات صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک الیکٹرک ڈپلومہ انجینئر و B گریڈ الیکٹریشن کی ضرورت ہے ہر دو آسامی عارضی بالمقطع ہوں گی الیکٹرک ڈپلومہ انجینئر کو مبلغ -/3500 روپے بالمقطع ماہوار اور B گریڈ الیکٹریشن کو مبلغ -/2500 روپے بالمقطع ماہوار مشاہرہ دیا جائے گا۔

خواہشمند افراد اپنی درخواست مکرم صوبائی امیر صاحب / صدر جماعت کی معرفت نظارت تعمیرات میں مورخہ 31.7.05 تک درج ذیل ایڈریس پر بھجوادیں۔ رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

درخواستیں اس پتہ پر روانہ کریں۔ (ایڈیشنل ناظر تعمیرات صدر انجمن احمدیہ قادیان)

Additional Nazarat Tamirat
Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian-143516, Distt. Gurdaspur (Punjab)

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی سلمہ ...... اسد محمود بانی سلمہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

صد سالہ خلافت جوبلی
اور
ہماری ذمہ داریاں

۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء کا انتہائی مبارک اور تاریخی دن شاہراہ احمدیت کا وہ اہم سنگ میل ہے جہاں سے مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے سانحہ ارتحال کے صدمہ سے نڈھال کاروان احمدیت نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے بابرکت آسمانی نظام سے منسلک ہو کر اپنی اجتماعی زندگی کے سفرِ نو کا آغاز کیا۔ اسی کے ساتھ روح القدس کی طرف سے جماعت مومنین کے مغموم دلوں پر آسمانی سکینت کا نزول ہوا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی کمال آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی کہ:-

"مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔ (الوصیت صفحہ ۸)

آج ہمیں اطاعت و فرمانبرداری اور عقیدت و احترام خلافت کے اس مبارک سفر پر گامزن ہوئے بفضلہ تعالیٰ ۹۷ سال ہونے کو آئے ہیں۔ اس دوران ہماری آنکھوں نے ان گنت کامیابیوں اور ظفر مندیوں سے معمور قدرت ثانیہ کے چار مظاہر کے انتہائی درخشندہ اور مبارک و مسعود دور مشاہدہ کئے اور اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی بدولت قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا و امامنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم اور ولولہ انگیز قیادت و راہنمائی میں کاروانِ احمدیت بسرعت اپنی منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں ہے۔ فالحمد للہ علیٰ احسان ذٰلک العظیم۔ ایک شکور جماعت ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ تین سال بعد یعنی ۲۷ رمئی ۲۰۰۸ء کو نظام خلافت علیٰ منہاج نبوت کی شکل میں عطا ہونے والے اس گراں بہا آسمانی انعام کی پہلی کامیاب و بامراد صدی کی تکمیل پر بارگاہ رب العزت میں شکر و امتنان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اپنے عہد اطاعت، محبت و عقیدت اور ایثار و فدائیت کی از سر نو تجدید کریں۔ جس کے لئے ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے امام ایدہ اللہ الودود نے از راہِ شفقت عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے "صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی" سے متعلق سینٹرل کمیٹی کے تجویز کردہ بہت سے اہم اور ہمہ گیر پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جن کی تفصیل جماعتوں کو انشاء اللہ بہت جلد مل جائے گی۔

جماعتہائے احمدیہ بھارت کی حد تک ان تمام پروگراموں کو شایانِ شان طریق پر عملی جامہ پہنانے کے لئے جہاں باضابطہ طور پر ایک مرکزی کمیٹی کی تشکیل کی گئی ہے وہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیشن نمبر ۱۵-خ ر۰۵-۴-۱۲ ان اغراض کے لئے حسب ارشاد حضور انور آئندہ تین مالی سالوں یعنی ۰۶-۲۰۰۵ء، ۰۷-۲۰۰۶ء اور ۰۸-۲۰۰۷ء کے بجٹ ہائے آمد و خرچ کے کم از کم دس فیصد کے برابر رقم بچت اور مخلصین جماعت کے عطایا کی شکل میں فراہم کرنے کی ذمہ داری نظارت بیت المال آمد کو تفویض فرمائی ہے۔ جس کیلئے دفتر محاسب میں "صد سالہ خلافت جوبلی" کے نام سے باقاعدہ ایک امانت قائم کی جا چکی ہے۔ لہٰذا تمام عہدیداران و مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ اس اہم اور ہمہ گیر منصوبہ کی عظمت و اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے "صد سالہ خلافت جوبلی" کی مد میں آئندہ تین سالوں کے دوران مرحلہ وار ادائیگی کے نیک عزم اور ارادہ کے ساتھ اپنے مخلصانہ وعدے جلد از جلد پیش کریں اور حتی الامکان کوشش کریں کہ آپ کا وعدہ ۳۱ ردسمبر ۲۰۰۷ء تک صدفی صد ادا ہو جائے تاکہ طے شدہ پروگراموں کو بروقت اور بسہولت پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔ اسی کے ساتھ یہ امر بھی واضح رہے کہ افراد جماعت کو تقویٰ و طہارت، اخلاق و روحانیت اور قربانی و فدائیت کے بلند ترین مقام پر فائز کرنے میں نظام خلافت کے ساتھ ساتھ وصیت کے بابرکت آسمانی نظام کا بھی ایک اہم کردار رہا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی" کے ضمن میں اپنی اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ:-

"میری یہ خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام (مراد نظام وصیت - ناقل) میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا۔ جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی"۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن یکم اگست ۲۰۰۴ء)

پس مخلصین جماعت سے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی فنڈ میں اپنی اپنی مالی وسعت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے ساتھ ساتھ وصیّت کے بابرکت آسمانی نظام میں بھی جوق در جوق شامل ہونے کی درخواست ہے۔ تا ہمارے پیارے آقا کی یہ دلی خواہش من و عن پوری ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور ہماری اس جوبلی کو اُس عظیم الشان جوبلی کا پیش خیمہ بنائے جس کا مستقبل قریب میں جلال الٰہی کے انتہائی ظہور کی شکل میں جلوہ گر ہونے کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم الرّٰحمین۔

ناظر بیت المال آمد - قادیان

مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچیوں کی بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر مستقل اور مناسب حال انتظام کے مدنظر "مریم شادی فنڈ" کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

"امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا"

(خطبہ جمعہ مورخہ 21 فروری 2003)

صاف ظاہر ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ مبارک تحریک وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کی حامل ہے جسے دوسری مستقل طوعی تحریکات ہی کی طرح جماعت کی روز افزوں ضروریات کے مطابق بتدریج مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشاء گرامی ہر دور میں تمام و کمال پورا ہوتا رہے۔ مگر عملاً اس فنڈ میں گزشتہ سے پیوستہ سال 04-2003 کی وصولی مبلغ 6,39664 روپے کے بالمقابل گزشتہ سال یعنی 05-2004 میں ہونے والی وصولی مبلغ 1,66,558 روپے بتاتی ہے کہ شاید ہماری نظر سے اس مبارک تحریک کا یہ اہم پہلو اوجھل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM-4244/9.4.05 تمام امراء و صدر صاحبان جماعت کو یہ خصوصی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ:-

"مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں"

سو تعمیل ارشاد حضور پرنور میں نظارت ہذا جماعت کے تمام احباب و خواتین کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک کی مخلصانہ اعانت کی مستقل ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس میں اپنا معقول اور گرانقدر سالانہ وعدہ پیش کرنے۔ اور ہر سال اس کی صدفی صد ادائیگی کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ آپ کا یہ مستحسن اقدام انشاء اللہ ایک صدقہ جاریہ کا رنگ اختیار کر کے یقیناً آپ کے اپنے بچوں کے خوشگوار اور روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپکی اس نیکی کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ریلوے ریزرویشن برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2005 تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From .... to .... Date..................
Class.................. Seat/ Berth..................
Train No.................. Train Name..................
Male/Femail.................. Age..................

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپکے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

منظوری افسر جلسہ سالانہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مکرم ڈاکٹر محمد عارف ناظر بیت المال خرچ کو جلسہ سالانہ 2005 کیلئے افسر جلسہ سالانہ کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب کیلئے بہت مبارک کرے۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے تحت احسن رنگ میں مفوضہ امور کی سرانجام دہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب جماعت جلسہ سالانہ کے تعلق سے درج ذیل فون نمبرز کے ذریعہ مکرم موصوف سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ آفس جلسہ سالانہ 01872-221641

گھر 01872-220369 موبائل 9872008728

(مرزا وسیم احمد - ناظر اعلیٰ قادیان)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15633 میں نصیرہ بشیر زوجہ ایم بشیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع سورب صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات 22 کیرٹ ہیں سات عدد انگوٹھیاں 13.000g ایک عدد لچھا 42.500g ایک عدد ہار 68.000g ایک عدد نیکلس 13.000g چار عدد چوڑیاں 48.000g دو عدد کڑے 21.3000g چار عدد ناک کے تارے 00.500g تین عدد پینڈنٹ 02.000g ایک جوڑی جھمکے 08.000g ایک عدد چوٹی کے پھول 05.000g ایک کے جھمکے 05.500g تین عدد کان کی بالیاں 18.500g ایک عدد سر کا تارا 01.200g سولہ عدد منکے 03.500g کل وزن 250.000g کل قیمت -/150000 حق مہر -/2500 تھا جو وصول ہو چکا ہے اور یہ زیورات میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم بشیر احمد — الامۃ نصیرہ بشیر — گواہ شد میر مظہر الحق

وصیت نمبر 15634 میں جے رفیق احمد ولد عبد الغفور مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ایک مکان مشترکہ بھائیوں میں جسکی تقسیم ابھی نہیں ہوئی زمین خشکی 18 ایکڑ تری 3 یکڑ مشترکہ ایک دوکان جسمیں -/25000 کا کاروبار ہے کرایہ کا خسرہ نمبر مکان نمبر 3-10 زمین خشکی پٹہ نمبر 482 زمین تری پٹہ نمبر 322 میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمود احمد بابو — العبد جے رفیق احمد — گواہ شد بی انور احمد

وصیت نمبر 15635 میں عاصمہ بیگم بنت رفیق احمد قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر -/5000 ایک ہار سونے کا ایک انگوٹھی کان کے دو بالی سونے کے۔ کل ملا کر چار تولے سونا جس کی قیمت -/24000 ہزار بنتی ہے۔ پرانا کیرٹ 23 جس کی قیمت 7100 روپے نیا کیرٹ 22 جس کی قیمت 6120 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمود احمد بابو — الامۃ عاصمہ بیگم — گواہ شد بی انور احمد

وصیت نمبر 15636 میں محمد میزان الرحمٰن ولد محمد پاشان علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مظفر احمد ناصر — العبد محمد میزان الرحمٰن — گواہ شد داؤد احمد ناصر

وصیت نمبر 15637 میں منظور احمد بھٹی ولد عبد الرحمٰن صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3645 روپے مع الاؤنس ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مظفر احمد ظفر — العبد منظور احمد بھٹی — گواہ شد قریشی محمد رحمت اللہ

وصیت نمبر 15638 میں ٹی ایم سکینہ زوجہ ٹی کنہید و قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنی ڈاکخانہ تھروازا امکونو ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/1/05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور۔ ہار ایک عدد 20 گرام 22 کیرٹ 10,000۔ ہار ایک عدد 10 گرام 22 کیرٹ قیمت 5,000۔ کڑا 6 عدد 38 گرام 22 کیرٹ 19,000۔ ایک انگوٹھی 4 گرام 22 کیرٹ 2000۔ کان کی بالیاں ایک جوڑا 18 گرام 22 کیرٹ -/8000 میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 1800 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد ہدایت اللہ خان — الامۃ ٹی ایم سکینہ — گواہ شد ٹی صدیق

وصیت نمبر 15639 میں ٹی کنہید و ولد ٹی کویانی قوم احمدی مسلمان پیشہ [illegible] عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنی ڈاکخانہ تھروزا امکونو ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 1 05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4650 روپے ہے۔ ایک گھر قیمت اندازاً [illegible] روپے۔ ایک ایکڑ 84 سینٹ زمین بھی ہے لیکن خاکسار کے نام پر اس کی رجسٹریشن ابھی تک نہیں ہوئی ہے آئندہ ہو جائے گی تو اسکا 1/10 ادا کیا جائے گا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ہدایت اللہ خان — العبد ٹی کنہید و ماسٹر — گواہ شد ٹی رایو

وصیت نمبر 15640 میں محمد یونس پڈر ولد غلام محمد پڈر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ابھی والدین حیات ہیں جائیداد کی تقسیم جب بھی ہوگی تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دوں گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3035 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد اسماعیل طاہر — العبد محمد یونس پڈر — گواہ شد مظفر احمد فضل

وصیت نمبر 15641 میں گلشن بیگم زوجہ محمد یوسف پڈر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی۔

ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 30,000 روپے بذمہ خاوند۔ سونے کی انگوٹھیاں ۸ عدد، ہار ایک عدد۔ کانٹے ایک عدد، کانٹے ۲ جوڑے، کنگن ا جوڑی، انگوٹھیاں چاندی ۳ عدد، ہار چاندی ۲ عدد کنگن چاندی ایک جوڑا نقدی -/75000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد اسماعیل طاہر — الامۃ گلشن بیگم — گواہ شد محمد یونس پڈر

وصیت نمبر 15642 میں فاطمۃ الزہرہ زوجہ محمد احمد نسیم درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن نسیم منزل نزد احمدیہ کانونی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی 22 کیرٹ ہے چوڑیاں دو عدد 20g لاکٹ ایک عدد 10g لاکٹ ایک عدد 10g جھمکے ایک جوڑی 4g ٹاپس ایک جوڑی 2g انگوٹھی ایک عدد 2g میزان کل وزن زیور طلائی 48g مالیتی -/25920 ایک سیٹ زیور نقرئی 7 تولے -/840 پوسٹ آفس کی ماہانہ انکم سکیم میں جمع شدہ رقم -/40000 ایس بی آئی میں بصورت نقدی موجود -/1900 میرا گذارہ آمد از M.I.S پوسٹ آفس اور خورد ونوش ماہانہ 717 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد حافظ مظہر احمد طاہر — الامۃ فاطمۃ الزہرہ — گواہ شد خورشید احمد انور

وصیت نمبر 15643 میں این عائشہ زوجہ کی ایچ ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر اکاون روپے۔ 14 سینٹ زمین موجودہ قیمت 126000 روپے۔ جائداد سے کوئی آمد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسماعیل — الامۃ این عائشہ — گواہ شد صفیہ بیگم

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol - 54 | Tuesday | 19July 2005 | Issue No 29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

قسط نمبر 5

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

Iganga میں مسجد کا سنگ بنیاد، Kyaniale میں مسجد کا افتتاح، صدر مملکت یوگنڈا، ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ، مختلف وزراء سے ملاقات،

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یوگنڈا اور ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجالس عاملہ اور مبلغین و معلمین کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں مختلف پہلوؤں سے جائزے اور تفصیلی ہدایات۔

Iganga، Masaka، Kyaniale، Kambale اور Kampala میں استقبالیہ تقریبات میں خطابات۔

فیملی ملاقاتیں، پریس میڈیا میں دورہ کی کوریج، لندن میں ورود مسعود

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

22 مئی 2005ء بروز اتوار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد جنجہ میں پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق Jinja سے ایگانگا (Iganga) کے لئے روانگی تھی۔ جنجہ سے ایگانگا کا فاصلہ 39 کلومیٹر ہے۔

نو بجکر 25 منٹ پر ایگانگا کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

JinjaNile Resort ہوٹل Mada جہاں حضور انور کا قیام تھا یہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر وہ مقام ہے جہاں سے جھیل وکٹوریہ سے دریائے نیل نکلتا ہے اور اس جگہ کو دریائے نیل کا منبع قرار دیا گیا ہے۔ یہاں سے یہ دریا چار ہزار میل کا سفر طے کرتا ہوا مصر میں داخل ہوتا ہے اور Mediterranean Sea میں جا گرتا ہے۔ چار ہزار میل کا یہ سفر تین ماہ میں طے ہوتا ہے۔

ایگانگا جاتے ہوئے راستہ میں حضور انور کچھ دیر کے لئے اس مقام پر رُکے اور وہاں ڈیوٹی پر متعین شخص سے اس جگہ کے منبع ہونے کے بارہ میں استفسار فرمایا اور اس تعلق میں بعض امور دریافت فرمائے۔

Iganga میں مسجد کا سنگ بنیاد اور حاضرین سے خطاب

گیارہ بجے حضور انور Iganga پہنچے۔ جہاں اس علاقہ کے احباب نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں بھی ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ایگانگا ٹاؤن کونسل کے نمائندہ نے حضور انور کو اس علاقہ میں آمد پر خوش آمدید کہا اور اپنے ایڈریس میں کہا کہ جب سے ہم نے سُنا تھا کہ حضور انور ہمارے اس علاقہ میں آ رہے ہیں ہم آپ کے آنے کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ کی جماعت یہاں ہر لحاظ سے اس علاقہ کی خدمت کر رہی ہے۔ آپ جب تک چاہیں اور جتنا چاہیں یہاں قیام کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کی میزبانی پر خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آج ہم یہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ مساجد جہاں مسلمانوں کے لئے عبادت گاہیں ہیں وہاں لوگوں کے لئے اور علاقہ کے لئے امن اور محبت کا نشان ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے تمام احمدیوں کو توفیق دے کہ وہ ہمیشہ مساجد کو آباد رکھیں اور مساجد کی تعمیر کے دونوں مقاصد کو اپنے دلوں میں یاد رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ میں امن کا پیغام پھیلے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے۔

حضور انور نے فرمایا اس مسجد کی تعمیر کا خرچ ہمارے ایک مخلص ممبر شعیب نصیرہ اور ان کی فیملی نے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور ان کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اِن کو اور ان کے خاندان کو ایمان اور اخلاص میں بڑھائے۔ آمین

حضور انور نے فرمایا اب میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھوں گا۔ اس کے بعد دعا ہو گی۔ اس وقت آپ سب میرے ساتھ دعا میں شامل ہوں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا نے اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں علی الترتیب امیر صاحب یوگنڈا، شعیب نصیرا (صدر انصار اللہ)، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری، صدر لجنہ یوگنڈا، صدر جماعت ایگانگا زون، مقامی صدر لجنہ اور ایک وقف نو بچے عزیزم ذکی نے بھی اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے اور اپنے اس علاقہ میں حضور انور کو خوش آمدید کہا، حضور انور نے ازراہ شفقت ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایگانگا سے کمپالا کے لئے روانہ ہوئے۔ ایگانگا سے کمپالا کا فاصلہ ایک سو بیس کلومیٹر ہے۔ دو گھنٹے کا سفر طے کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کمپالا پہنچے۔ کمپالا میں حضور انور ایدہ اللہ کی رہائش کا انتظام Hotle Africana Kampala میں تھا۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

4:30 بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ میٹنگ کے آغاز میں حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہر شعبہ کو ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ کے چندوں کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا سب خدام کو مالی نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے تفصیل کے ساتھ خدام الاحمدیہ کو ان کا سارا نظام سمجھایا اور فرمایا کہ اب پروگرام بنائیں اور مستعدی سے کام کریں اور اپنی خامیاں دور کریں اور گراس روٹ لیول سے اپنے قائدین کو Active کریں۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب نے جماعت کے لئے وقت دینا ہے۔ جتنا زیادہ وقت دیں گے اتنی زیادہ برکتیں ملیں گی۔ شعبہ تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی تجنید ہر سال Revise ہونی چاہئے۔ کیونکہ کئی خدام انصار میں جا رہے ہوں گے اور کئی اطفال خدام میں شامل ہو رہے ہوں گے۔

حضور انور نے صدر خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ ہر ماہ باقاعدگی سے رپورٹ حضور انور کی خدمت میں آنی چاہئے۔ آخر پر حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے اغراض و مقاصد کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ حضور انور نے فرمایا اگر جماعتی نظام بھی مضبوط اور فعّال ہوں تو پھر جماعت کی ترقی انشاء اللہ غیر معمولی رفتار سے ہو گی۔ پانچ بجکر 50 پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یوگنڈا کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پانچ بجکر 55 منٹ پر مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ صدر صاحب انصار اللہ یوگنڈا کا تقرر حال ہی میں ہوا ہے۔ حضور انور نے صدر صاحب انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنی عاملہ کا تقرر کر کے باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔ حضور انور نے صدر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ اپنی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں بھجوائیں۔

حضور انور نے صدر صاحب انصار اللہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ انصار اللہ کا سارا نظام سمجھایا اور ہدایت دی کہ کانسٹی ٹیوشن کے مطابق اپنی عاملہ بنائیں اور کانسٹی ٹیوشن کے مطابق ہر قائد کو اس کے فرائض کا علم ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا ہر گاؤں، قصبہ میں جہاں بھی انصار موجود ہیں وہاں انصار کی مجلس قائم کریں اور اس طرح گراس روٹ لیول سے اپنے کام کو منظم کریں۔ حضور انور نے انصار اللہ کے چندوں کا بھی جائزہ لیا اور بجٹ بنانے کے بارہ میں بھی ہدایات سے نوازا۔ 6:30 بجے یہ میٹنگ ختم ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات 9:30 بجے تک جاری رہیں۔ یوگنڈا کی مختلف علاقوں سے آنے والی 30 فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ یہ لوگ جب ملاقات کر کے باہر نکلتے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ ایک دوسرے سے گلے ملتے اور خوشی کا اظہار کرتے۔

ان فیملی ملاقاتوں کے دوران ایک ممبر پارلیمنٹ بھی ملاقات کے لئے تشریف لائیں اور حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ 9:30 بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد کمپالا میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

23 مئی 2005ء بروز سوموار

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق Kampala سے Masaka اور پھر وہاں سے Kabale کے لئے روانگی تھی۔

آٹھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور Masaka کے لئے روانگی ہوئی۔ کمپالا سے مساکا کا فاصلہ 137 کلومیٹر ہے۔ کمپالا سے مساکا جاتے ہوئے راستہ میں Kikutuzi Mplgi District میں Equator لائن گزرتی ہے۔ مین ہائی وے کے اوپر ہی لائن لگا کر اور سڑک کے دونوں طرف علاقائی نشان بنا کر

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں